برکاتِ لعابِ رسول ﷺ
مرتب
مولانا محمد علاء الدین
ناشر: محمد انور علی، ۵۲/توت بگان، کمرہٹی، کولکاتا۔ ۵۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
برکات لعاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مرتب
مولانا محمد علاء الدین
Mob. 9088359590

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

نام کتاب:	برکات لعاب رسول ﷺ
مرتب:	محمد علاؤالدین
مقدمہ:	مفتی محمد رفیق الاسلام مصباحی
تقریظ:	مفتی محمد مختار عالم رضوی
کمپوزنگ:	رضا اکیڈمی کولکاتا Mob.9748792456
نظر ثانی:	مفتی محمد اکبر علی مصباحی
نظر ثانی:	مفتی محمد رفیق الاسلام مصباحی
فرمائش:	برادر اکبر محمد صدر الدین
صفحات:	۶۴
تعداد:	۵۰۰
سن اشاعت:	۲۰۱۷ء
ناشر:	محمد انور علی، کمرہٹی، کولکاتا۔۵۸
قیمت:	

شرف انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو مندرجہ ذیل مقتدر شخصیات کے نام منسوب کر کے طالب برکات دین ودنیا ہوں

☆ فخر آدم و بنی آدم سید المرسلین انیس بے کساں ﷺ

☆ حضور مولائے کائنات حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم

☆ سرکار غوث اعظم حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

☆ عطائے رسول حضور سیدنا خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ

☆ امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

☆ حضور صوفی الشاہ رحمت علی علوی علیہ الرحمہ

☆ ممتاز العلماء حضرت علامہ قاسم علوی علیہ الرحمہ

☆ مرشدی تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان ازہری اطال اللہ تعالیٰ عمرہٗ

☆ جملہ اساتذہ کرام ووالدین کریمین

محمد علاء الدین مصطفائی

تقریظ جلیل

ازخلیفۂ حضورتاج الشریعہ حضرت مفتی محمد مختار عالم رضوی

صدر مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال وناظم اعلیٰ مدرسہ سلیمیہ فیض الاسلام، کمرہٹی، کولکاتا۔۵۸

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ حبیبہٖ الکریم

امابعد! اللہ تعالیٰ نے اس امت کے علماء کو یہ منصب عطا فرمایا ہے کہ وہ احقاق حق اور ابطال باطل کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔اور ہمیشہ دین وسنت کی اشاعت میں متحرک وفعّال رہیں تاکہ باطل عقائد ونظریات کا سد باب ہوتا رہے جب بھی باطل تحریکوں نے تقدیس الوہیت اور عظمت رسالت کی تنقیص وتوہین کی ناپاک کوششیں کیں تورب قدیر کے فضل عظیم اور سرکار دوعالم کی رحمت عمیم نے علمائے حق کو یہ توفیق بخشی کہ قرآن وحدیث کے دلائل قاطعہ سے مسکت جواب دے کران کے گستاخانہ اوراہانت آمیز منصوبے کوناکام کرتے رہے۔ادھر جب کہ ماضی قریب میں دیوبندی، وہابی جیسے باطل فرقوں نے آقاصلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات وتصرفات اور ذات مصطفیٰ سے ہمسری کے دعوے کرتے ہوئے کتابیں لکھ کر ایمان وعقیدے کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی ناپاک جسارت کیا تو دور حاضر کے علمائے حق نے اسلاف کرام کے پاکیزہ طریقے پر آقاصلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات واختیارات کے ثبوت اور سراپا اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت وعظمت کے سلسلے میں بے شمار کتابیں لکھ کر ان سبھوں کا رد بلیغ فرمایا اور سعادتیں حاصل کیں۔الحمد للہ انہیں سعادت مندوں میں عزیزی حافظ مولانا علاؤالدین سلمہ الباری کی ذات ہے کہ جنہوں نے عظمت رسالت سے بھرپور کتاب ''برکات لعاب رسول ﷺ'' اپنی فضیلت کے دستار کے حسین موقع پر ترتیب دے کر عظیم کارنامہ انجام دیا۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں اس کتاب کو قبول فرماکر ایمان وعقیدے کی پختگی کے لیے نافع بنادے۔ان کے قلم کو مزید قوت عطا کرے اور مذہب مسلک اہل سنت وجماعت کے خلاف سازشیں کرنے والوں کے رد میں ان کے قلم کو ہمیشہ متحرک فرمائے۔آمین! فقط

العبد الفقیر

محمد مختار عالم رضوی

۱۵/رجب المرجب ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۲/اپریل ۲۰۱۷ء بروز چہارشنبہ

تقدیم

محقق عصر حضرت مفتی محمد رفیق الاسلام رضوی مصباحی
صدر شعبۂ افتا: دارالعلوم رضائے مصطفے مٹیا برج کولکاتا

حامدا و مصلیا و مسلما

رحمت عالم نور مجسم سرور کائنات ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے وہ محبوب پیغمبر ورسول ہیں جن کی بعثت تاریخ کے اجالے میں ہوئی، سیرت وتاریخ کی دنیا میں اور کوئی ایسی شخصیت نظر نہیں آتی جس کی زندگی کے ہر پہلو کو انتہائی شرح وبسط اور بے پناہ احتیاط کے ساتھ رقم کیا گیا ہو سوائے نبی رحمت شفیع امت ﷺ کی حیات مبارکہ کے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب وروز ،جلوت وخلوت ،سفر وحضر، بعثت و ولادت ،مکی و مدنی دور، دعوت وتبلیغ ،کھانے پینے کا طریقہ،سونے اٹھنے، چلنے پھرنے ،بات چیت ،رہن سہن کی ساری تفصیلات ،قبل اعلان نبوت کی زندگی ،بعد اعلان نبوت کی حیات طیبہ،غزوات میں شرکت کی تفصیل ،آپ ﷺ کی پرسنل زندگی ،ازدواجی زندگی ،صحابہ کے مابین آپ ﷺ کی نشست و برخاست ،امرا وسلاطین کے پاس آپ ﷺ کے خطوط ،آپ ﷺ کا اخلاق وکردار ،آپ ﷺ کا مسکرانا ،آپ ﷺ کا امت کے لئے آنسو بہانا ،عبادت و ریاضت کی تفاصیل ،آپ ﷺ کا سراپا یعنی آپ ﷺ کے جسم مقدس کے ہر عضو کی عظمت وکمال ،آپ ﷺ کے جسم مبارک سے متصل منسوب اشیاء کی عظمت و اہمیت ،غرض کہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے ایک ایک پہلو و گوشہ کو جس تفصیل وکمال احتیاط کے ساتھ تاریخ وسیرت نے اپنے سینے میں محفوظ کیا ہے اسکی نظیر ومثیل نہ ماضی میں ہے اور نہ مستقبل میں ایسا کوئی امکان ہے،صد ہزار رحمتوں کے انوار و تجلیات نازل ہوں صحابہ کرام ،تابعین عظام ،محدثین ذوی الاحترام ،اور ائمہ مجتھدین کی تربتوں پر جنھوں نے اس دور بے سروسامانی میں جبکہ لکھنے کے لئے قلم اور محفوظ کرنے کے لئے معروف کاغذ کا کوئی نام ونشان نہ تھا، پتوں اور ہڈیوں کا استعمال کر کے جس جانفشانی کے ساتھ پیارے آقا ﷺ کی زندگی کے تمام پہلو کو محفوظ کیا اس کا اندازہ اس کو ہوسکتا ہے جو سیرت مصطفے جان رحمت ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں، گرچہ ابتدائی ادوار میں یہ سارا مواد عربی وفارسی

زبان پر مشتمل تھالیکن بعد کے ادوار میں جب اسلام کی کرن عرب سے نکل کر عجم اور خاص کر بر صغیر میں پھیلی جہاں کی زبان عام طور سے عربی وفارسی کے علاوہ اردو یا مقامی تھی ،ان کے لئے افہام وتفہیم کا ایک بڑا مسئلہ در پیش ہوا ،اس کا حل بھی ہمارے علما و محققین نے پیش کر دیا ،ان سارے مواد کو اردو یا مقامی زبان میں منتقل کر کے اور وہ سلسلہ ہنوز جاری ہے ۔اسی سلسلے کی ایک کڑی کتاب مستطاب ''**برکات لُعاب رسول**'' بھی ہے جس کو عزیزی مولانا **محمد علاء الدین** سلّمہٗ نے مرتب کیا ہے ۔عزیز موصوف کی یہ پہلی قلمی کاوش ہے اور عمدہ ہے ۔اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ وطفیل زور قلم میں اور اضافہ فرمائے ،مزید خدمت دین کا جزبۂ فراواں سے نوازے ۔عزیز موصوف دار العلوم رضائے مصطفےٰ مٹیا برج بنگال کے درجۂ فضیلت کے محنتی اور ذہین طالب علم ہے ۔جشن دستار بندی کے پر بہار موقع پر یہ کتاب معرض وجود میں آرہی ہے ۔اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر مقبول انام بنائے ۔

کتاب " **برکات لُعاب رسول** " نام ہی اس کتاب کے موضوع اور غرض وغایت کی طرف مشیر ہے ۔اس میں پیارے آقا ﷺ کے لعاب دہن کی برکات ومعجزات اور لعاب رسول سے ظاہر ہونے والے محیر العقول اثرات کو بڑے ہی دلکش انداز میں الفاظ کا جامہ پہنایا گیا ہے ۔کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صرف احادیث مبارکہ ہی بیان کی گئیں ہیں وہ بھی حوالہ جات کے التزام کے ساتھ جو کتاب کی اہمیت وافادیت پر چار چاند لگا رہی ہیں ،جگہ جگہ متن حدیث کو بھی درج کیا گیا ہے اور زیادہ تر ترجمہ پر ہی اکتفا کیا گیا ہے تاکہ طوالت سے بچا جا سکے ۔یقیناً کتاب قابل مطالعہ ہے ،پڑھنے کے بعد قاری کے دل میں عظمت رسول علیہ السلام نقش ہوگی ،آنکھوں کو جلا ملے گی ،پژمردہ قلوب راحت وسرور سے کھل اٹھیں گے ۔مولیٰ تعالیٰ اس کی برکتوں سے ہمیں بھی شادکام فرمائے ۔**آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم**

محمد رفیق الاسلام رضوی مصباحی

خادم الافتا: دار العلوم رضائے مصطفےٰ مٹیا برج کولکاتا بنگال

۱۱؍رجب المرجب ۱۴۳۸ھ مطابق ۹؍اپریل ۲۰۱۷ء یکشنبہ

فہرست

رحمت عالم ﷺ خود ایک طبیب حاذق ہیں	
پیاسوں کو شکم سیر کر دینا	
زبان اقدس ﷺ کی برکت	
ایک خشک درخت کی جڑ کا سرسبز و شاداب ہونا	
حضور ﷺ جانوروں کے لئے رحمت	
خشبودار کنواں	
لعاب دہن لگانے سے لٹکا ہوا ہاتھ درست ہو گیا	
آپ ﷺ کا مستعمل پانی نہر میں ڈالنے سے اضافے کا باعث بنا	
آپ ﷺ کی کلی و انگلی مبارک سے پانی میں برکت	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم

نَحۡمَدُ ہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ علٰی رَسُو لِہ الکَرِیۡم

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِيَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِي الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (ج) فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا (ط) وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ط (سورۂ توبہ:۹،آیت نمبر:۴۰)

ترجمہ: اگرتم میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہیں کروگے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد پہلے فرمائی جبکہ کافروں کی شرارت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے۔جبکہ دو میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔جب وہ دونوں حضرات غار میں تھے۔جب اپنے یار غار سے فرماتے تھے کہ غم نہ کھایئے۔بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر تسکین نازل فرمائی۔اور آپ کو ان فوجوں سے قوت بخشی جنہیں تم نے نہیں دیکھا۔اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات نیچے ڈالی۔اور اللہ تعالیٰ کا ہی بول بالا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

لعاب دہن ایک کیمیاء عظیم

تشریح: اس آیت کیریمہ میں ’’ثانی اثنین اذ ہما فی الغار‘‘ کا لفظ ہے چنانچہ صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں اس لفظ سے پہلے،،واخرجہ،، کا لفظ ہے اور ثانی اثنین یہ اخرجہ کی ہ ضمیر سے حال ہے،یعنی درانحالیکہ آپ دو میں سے ایک تھے،اس میں آپ کو اثنین سے ثانی بایں معنی کہا گیا ہے کہ گویا اثنین میں آپ داخل ہی نہیں تھے یہ عرب کا ایک خاص محاورہ ہے اسے صنعت تجرید سے تعبیر کرتے ہیں۔مثلاً کہا جاتا ہے

ثالث ثلاثۃ اور رابع اربعۃ وغیرہ۔یعنی ان اعداد میں سے اگر چہ وہ خود بھی داخل ہو۔پہلے ان اعداد مثلاً اثنین،ثلاثۃ،اربعۃ،کو مطلق گنتی کے طور پر تصور میں لاکر گویا بعد کو ثانی،ثالث،رابع لایا گیا۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں بالا تفاق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

اذ ہما فی الغارِ یہ اخرجہ سے بدل البعض واقع ہے اس لئے کہ اس میں وسیع زمانہ مراد ہے۔ الغار سے وہ گڑھا و گوفہ مراد ہے جو جبل ثور کے اوپر والے حصے میں ہے۔ ثور ایک پہاڑ ہے جو مکہ معظّمہ کی دائیں جانب تھوڑی مسافت پر واقع ہے۔

تفسیر : مکہ معظّمہ میں جب مسلمانوں کو کفار نے بہت تنگ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہجرت کی اجازت بخشی' لیکن جگہ کے تعین کے بغیر، فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تمہاری ہجرت گاہ کا وہ علاقہ ہے جہاں بہت سی کھجوریں ہیں' اور وہ پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ مجھے بھی ہجرت کی اجازت بخشے گا یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی! ھل تر جو بابی وامی۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہجرت کی امید رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ایسا ہی ہوگا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار کی اذیتیں سر پر اٹھالیں لیکن ہجرت کا مصمم ارادہ یوں کیا کہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کریں گے میں ان کی خدمت کرتا جاؤں گا یعنی انکی معیت ورفاقت میں ہجرت کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا چھوڑ جانا ناموزوں ہے۔

المختصر : حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بتانے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور صدیق سے فرمایا: چلیئے ،حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا آپ مجھے ساتھ لے چلیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں۔ یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسوں گرنے لگے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو اونٹنیاں لے کر حاضر ہو گئے اور عرض کی اس میں سے ایک آپ چن لیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پر گزاری۔ اور دوسری رات کو غار کی طرف روانگی ہوئی۔ چنانچہ اِسی رات حضور صلی علیہ وسلم پہلے جبل حنین پر تشریف لے گئے تو جبل حنین نے ان

سے عرض کیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن تلاش کر رہے ہیں خدانخواستہ اگر وہ آپ کو شہید کر دیں تو میں مارا جاؤں فلہٰذا میرے یہاں سے چلے جایئے۔ حنین کی یہ بات سن کر جبل ثور نے آواز دی یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم اس غلام کو سرفراز فرمایئے میرے یہاں تشریف لایئے۔ ثور کی غار مشہور تھی کہ کیڑے مکوڑوں کا خزانہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر جانے کا ارادہ فرمایا۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ٹھہریئے میں اسے صاف کرلوں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہو گئے اور اپنے کپڑے پھاڑ کر غار کے سوراخوں کو بند کرتے گئے اس خوف سے کہ کہیں کوئی شئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا نہ دیدے۔ غار کا ایک سوراخ بچ گیا جس سے سانپ کی آمدورفت تھی۔ اس جگہ پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاؤں کا گٹا دبا دیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لاکر آرام فرما ہوئے۔ سانپ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا مشتاق تھا اس لئے سوراخ سے حضرت صدیق اکبر کو ڈسا اور خوب ڈنک لگائے۔ لیکن صدیق اکبر جیسا عاشق صادق سوراخ سے پاؤں کب ہٹاتا۔ سانپ کے ڈنک کے سخت اثرات سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک پر چند قطرات نثار ہو گئے جس سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ اور اپنے یار غار کو روتا دیکھ کر بیقرار ہو گئے پوچھا اے ابوبکر! کیا ہوا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈسے ہوئے مقام پر لعاب دہن لگا دیا جس سے فوراً ہی شفا ملی۔ اور صاحب رزین فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت سے پہلے زہر پھر ظاہر ہوا۔ اور اسی زہر کے اثر سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ اس واقعہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شفاء پانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے مگر آخری زندگی میں زہر کے ظاہر ہو جانے میں مصلحت خداوندی تھی۔

حوالہ: (تفسیر روح البیان، جلد ۵ صفحہ ۱۹۴ تا ۱۹۹)

قارئین کرام! آپ غور فرمائیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے

لعاب دہن کا یہ عالم ہے کہ ان کے یار غار کی زہریلی جگہ میں لگ جانے سے ان کا زہر کافور ہوگیا۔ جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ یہ کوئی عام بشر نہیں بلکہ افضل البشر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔

اب جب یہ دنیاوی انسان ان کے ایک لعاب دہن کے مقابلہ سے عاجز وحیران ہے تو کون بدبخت شخص ہوگا جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشر تو ہیں مگر تمہارے جیسا بشر نہیں۔ ایسا بشر کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جس کسی انسان نے اپنے نبی کو اذیت دی یا ان کی شان اقدس میں گستاخی کی وہ دنیا وآخرت دونوں جہاں میں خسارے ہی میں رہا۔ ساتھ ہی اپنے کو بدبختوں کی فہرست میں داخل کر کے واصل جہنم ہوا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

لعاب اقدس رحمت بے کراں

یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیۡنَ اٰ مَنُوۡا ما لَکُمۡ اِذَا قِیۡلَ لَکُمُ انۡفِرُوۡا فِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ ا ثَّا قَلۡتُمۡ اِ لَی الۡاَ رۡ ضِ اَ رَ ضِیۡتُمۡ بِا لۡحَیٰو ۃِ الدُّ نۡیَا مِنَ الۡاٰ خِرَ ۃِ(ج) فَما مَتَا عُ الۡحَیٰو ۃِ الدُّ نۡیَا فِی الۡاٰخرَۃِ اِلَّا قَلِیۡل ۔ (سورہ توبہ ۹ آیت ۳۸)

ترجمہ: اے ایمان والوں تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ راہ خدا میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو۔ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا۔ (کنز الایمان)

شان نزول: یہ آیت کریمہ غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی تبوک ایک مقام ہے اطراف شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر رجب ۹ھ ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عرب کے نصرانیوں کی تحریک سے ہرقل شاہ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوج گراں جمع کی ہے۔ اور مسلمان پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا۔ یہ زمانہ نہایت تنگی، قحط سالی اور شدت گرمی کا تھا۔ یہاں تک کہ دو، دو، آدمی ایک ایک کھجور پر بسر کرتے تھے۔ سفر دُور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے بیٹھ رہے۔ اور انہیں اس وقت جہاد میں جانا گراں معلوم ہوا۔ اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہو گیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین اسلام کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کئے۔ نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مع ساز و سامان کے اس کے علاوہ ہیں۔ اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اپنا کل مال حاضر کر دیا جسکی مقدار چار ہزار درہم تھی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال حاضر کیا۔ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں چھوڑا۔ عبداللہ بن اُبی اور اس کے ہمراہی منافقین ثنیۃ الوداع تک چل کر رہ گئے جب لشکرِ اسلام تبوک میں اترے تو انھوں نے دیکھا کہ چشمے میں پانی بہت تھوڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے اس میں کلی فرمائی۔ جس کی برکت سے پانی جوش میں آ گیا اور چشمۂ تبوک بھر گیا۔ لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے۔ حضرت ﷺ نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا۔ ہرقل اپنے دل میں آپ کو سچا نبی جانتا تھا اس لئے اس کو خوف لاحق ہوا۔ اور اس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت ﷺ نے اطراف میں لشکر بھیجے چنانچہ حضرت خالد بن ولید کو چار سو سے زائد سواروں کے ساتھ اکیدر حاکم دومتہ الجندل کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑ لو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ نیل گائے کے شکار کے لئے اپنے قلعہ سے اترا۔ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسکو گرفتار کر کے خدمت اقدس میں لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ مقرر فرما کر اس کو چھوڑ دیا۔ اسی طرح حاکم ایلہ پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمائی۔ واپسی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ جہاد میں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے

کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بیٹھائیں۔ جب تک ہم اجازت نہ دیں۔تو مسلمانوں نے ان سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی غزوہ تبوک کو،،غزوۃ العسرہ،،بھی کہا جاتا ہے اور اسے،،غزوۃ الفاضحہ،،بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس جنگ میں بہت سے منافقین کے حالات کھل کر عوام کے سامنے آگئے جس سے منافقین کو سخت رسوائی ملی۔اسی بنا پر اسے (فاضحہ) کہتے ہیں۔(خزائن العرفان تحت سورہ توبہ: ۹،آیت:۳۸)

مذکورہ بالا واقعہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن اقدس اور لعاب دہن کا یہ عالم ہے کہ چشمۂ خشک کو ایک کلی سے لبالب کر دیا جس سے تیس ہزار لشکر سیراب ہوئے۔اور منافقین کے حال بھی ظاہر ہوئے۔ اور دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔کچھ دشمنوں کو جزیہ وغیرہ دیکر امان لینا پڑا۔اور واپسی پر مدینہ میں مسلمانوں کو سید المرسلین کی جانب سے منافقین کا بھرپور بائیکاٹ کرنے کا حکم ہوا۔

اب اگر اس زمانے کے منافقین بھی حضور کے قول وفعل کا انکار کر بیٹھے۔تو اے مسلمانو! ان سے کہو کہ پہلے اپنے لعاب سے صرف ایک شخص کو شفا، یا کلی سے ایک کنواں کو سیراب کر کے دیکھاؤ۔تو انکے ہوش اڑ جائیں گے مگر حضور ﷺ کے جیسا کلی ولعاب نہیں پیش کرسکتا۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ۔ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح وشام۔ جانِ کافر پر قیامت کیجئے

لعاب دہن مہمانوں کے لیے باعث خیر وبرکت

حدثنی عَمر وبن علی قال حد ثَنا ابو عا صِم قال اخبر حَنظَلة بن ابی سفیان قال اخبر نا سعد بن میناءٍ قال سَمِعتُ جَا بر بن عبد اللّٰہ قا ل لمّا حُفر الخند قُ را یتُ با النبی صلیَّ اللّٰہ علیه وسلم خَمصًا شدید اً فا نکَفَیت اِلیٰ امر أ تی فقلتُ هَلْ عندكِ شیءٌ؟ فا نّی رأیتُ بر سول اللّٰہ صلیَّ

اللّٰہ علیہ وسلم خمصًا شدید اً۔ فَاَ خُر جَت اِلیّ جِرَ ا بًا فیہ صا عٌ من شعیر ولنا بُھَیمَۃٌ دا جنٌ فَذَ بحتُھا وطحَنتِ الشعیر ففرغت الی فر اغِی و قطعتُھا فی بُر متھا ثم ولَّیتُ الیٰ رسول اللّٰہ صلیَّ اللّٰہ علیہ وسلم فقا لت لا تفضَحُنیِ بر سو ل اللّٰہ صلیَّ اللّٰہ علیہ وسلم و بمن معہ فجئّتہٗ فسا رَرُ تہٗ فقلت یا رسول اللّٰہ صلیَّ اللّٰہ علیہ وسلم ذَبَحنا بُھَیمۃ لنا و طحنت صا عاً مِن شعیر کا ن عند نا فتعا لَ انت ونفر مَعَك فصا ح النبیُ صلیَّ اللّٰہ علیہ وسلم فقا ل یا اھل الخندَ ق ،انَّ جَا براً قد صنع سُو رًا فحیَّ ھلًا بکم فقا ل رسول اللّٰہ صلیَّ اللّٰہ علیہ وسلم لا تُنزَلُن بُر مَتکم ولا تَخبِزن عجینکم حتی اجئُ فجئتُ و جاء رسول اللہ صلیَّ اللہ علیہ و سلم یقدم الناس حتیٰ جئتُ امراتی فقا لت بكَ وبك فقلتُ قد فعلتُ الّذی قلتِ فَا خرَ جَت لہٗ عجینَا فبسق فیہ وبا رك ثم عمد الی بُر مَتنا فَبَسَق فیہ وبا رك ثم قالَ ادع خا بزۃ فلتخبز مَعِی واقدَ حِی مِن بُر مَتِکُمْ فلا تُنزِ لُو ھا وھم الفٌ فا قُسم با اللّٰہ لَا کلوا حتی تر کو ہُ وانحرَفو ا واَنّ بُر مَتَنا لتَغِطُّ کمَا ھِیَ وَاِنّ عجینَنَا لیخبز کما ھو ۔ (بخاری شریف جلد دوم۔کتاب المغازی۔باب غزوۂ خندق صفحہ نمبر ۵۸۹)

سعد ابن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی ہے پس میں اپنی بیوی کے پاس آکر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔اس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جَو تھے۔اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیس لئے۔میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔جب میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کے لئے جانے لگا تو بیوی نے کہا۔کہیں مجھے رسول اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔میں نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع

جو کا آٹا ہے پس آپ چند حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند فرمایا اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا پس رسول اللہ صلی علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے میرے ساتھ وہی بات کردی جس کا خدشہ تھا۔ میں نے کہا۔ تم نے جو کچھ کہا وہ میں نے عرض کردیا تھا۔ پس حضور ﷺ نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا روٹی پکانے والی ایک اور کسی کو بلالو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کردیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہوگئے اور چلے گئے اور کھانا پیچھے چھوڑ گئے دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کیلئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

مسلمانو! غور فرمانے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع سے مسلمانوں کو عام دعوت کی ندا دی تو میزبان رسول حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اوران کی اہلیہ محترمہ گھبرا گئیں کہ نہ جانے کیا ہوگا کہ حضور مکمل جماعت کے ساتھ دعوت میں تشریف لا رہے ہیں مگر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کے مختصر کھانا یعنی جو کا آٹا اور بکری کے گوشت میں ڈال دیا اور برکت کی دعا فرمائی تو میزبان رسول نے آنکھوں سے مشاہدہ فرمایا اور بقسم کہا کہ ایک ہزار صحابہ کرام کی جماعت کے کھانا کھا لینے کے بعد بھی ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا جتنا کہ کھانا پکانے سے پہلے تھا ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہوئی۔ یہ تھا حضور اکرم تاجدار مدینہ صلی علیہ وسلم کا زندہ معجزہ جو تاریخ کے سنہرے باب میں آج بھی موجود ہے۔ مگر آج کے بدعقیدہ مسافران نار حضور ﷺ کو بے اختیار مانتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے پر تولتے ہیں۔ خبردار مسلمانو!

ہم وہابی کے عقیدے پرنہیں، بلکہ صحابی رسول ﷺ کی سنت پرعمل کرنے والے ہیں۔

لعاب دہن شفائے کامل

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِىَ النَّاسِ عَنكُمْ ج وَلِتَكُونَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا۔

(سورۃ فتح ۴۸ آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ : اوراللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لوگے۔تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اورلوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔اوراس لئے کہ ایمان والوں کے لئے نشانی ہواور تمہیں سیدھی راہ دکھائے۔(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کے تعلق سے تفسیر روح البیان میں ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ سے فارغ ہوئے تو قبائل عرب نے آپ کی اطاعت قبول کر لی سوائے قبیلۂ ہوازن وثقیف کے۔کہ یہ سرکش اور باغی تھے یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کے لئے حنین میں جمع ہوگئے۔تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار کا لشکر جرار لے کر قبیلۂ ہوازن کی طرف چل پڑے دشمنوں کے گھروں کے قریب پہونچ کرلشکر کی صف بندی فرمائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین میں صبح اندھیرے میں پہونچے اوروادی میں داخل ہوئے تو اہل حنین نے آپ کے لشکر پرحملہ کردیا وہ غضب کے تیرانداز تھےایک بھی تیر انکا خطانہ کرتا تھا ۔مسلمانوں نے یہ کیفیت دیکھی تو یہ پیچھے ہٹ گئے۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم وادی کی جانب سے مڑکر چند صحابہ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعہ لوگوں کو پکار لگوائی اور پھرلشکراسلام جمع ہوااور جنگ شروع ہوئی اوروہ لوگ شکست کھا کر بھاگنے لگےحنین سے بھاگ کراوطاس میں پہونچے تو وہاں کافروں نےلشکر تیارکرنا شروع کردیا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ابوعامراشعری رضی اللہ عنہ کو چند سپاہیوں کے ساتھ بھیجا اور وہ خود اپنے لشکر میں تشریف لائے اور چلتے ہوئے پوچھے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاؤں کا کیا حال ہے؟(اس وقت خالد بن ولید رضی

اللہ عنہ کا پاؤں زخمی تھا) عرض کی گئی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بدستور تکلیف ہے۔آپ نے فرمایاوہ کہاں ہے؟ آپ ان کے وہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ وہ کجاوے کے سہارے بیٹھے ہیں کیوں کہ پاؤں زخموں کی وجہ سے سوج گیا تھا آپ ﷺ نے اپنا لعاب دھن ان کے زخم پر لگادی تو فوراً صحتیاب ہوگئے۔ (تفسیر روح البیان جلد۱۳ صفحہ۳۰۵)۔

مذکورہ آیت پاک کی تفسیر سے سیدالکونین راحت العاشقین دافع البلاء والوباء والمرض والالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف لعاب پاک کے ذریعے بہت سارے مشکلات حل ہو تے جارہے ہیں۔کہیں کھانے کی کمی کو دور کیا جارہاہے تو کہیں جسمانی مرض زخم وغیرہ،کواسی لعاب پاک کے طفیل شفائے کامل حاصل ہورہی ہے۔

اب پوچھو ان بے دینوں سے جواپنے کو نبی جیسا کہتے ہیں کیا کسی بشر کے تھوک میں اتنی طاقت ہوتی ہے نہیں ہرگز نہیں یہ تو صرف خیرالبشر کا حصہ ہے۔ نبی پاک ﷺ کے ظاہری جسم کو دیکھ کر اپنے جیسا سمجھنا غلط فہمی ہی نہیں بلکہ حماقت ہے۔جان بوجھ کر بڑے بھائی جیسا کہنا یا شان اقدس میں ذرہ برابر بھی تنقیص ایمان کو برباد کردے گی۔اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عضو سے ظاہر ہونے والی چیز سراپا معجزہ ہے۔

اسی لئے اعلحضرت عاشق صادق لکھتے ہیں۔

شافی ونافی ہوتم کافی ووافی ہوتم
درد کو کردو دوا تم پہ کروڑوں درود

کلی مبارک کی برکت سے چودہ سو افراد کی سیرابی

اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی

(سورۃ الفتح ۴۸ آیت ۱)

شان نزول: حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت پاک نازل ہوئی حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک۔مختصر واقعہ یہ ہیکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کوئی قصر کئے ہوئے ہیں، اور کعبہ معظّمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا، عمرہ کیا، اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چارسو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ ھ کو روانہ ہو گئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھکر عمرہ کا احرام باندھا۔ اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی۔ بعض اصحاب نے جحفہ سے احرام باندھا۔ جب مقام عُسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفارِ قریش بڑے سروسامان کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہونچے تو اس کا پانی ختم ہو گیا۔ ایک قطرہ نہ رہا۔ گرمی بہت شدید تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا۔ سب نے پیا، اونٹوں کو پلایا۔ یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لئے کئی شخص بھیجے گئے۔ سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لئے تشریف لائیں ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان تحت سورۃ الفتح ۴۸ آیت نمبر ۱)

اسی واقعہ کو امام بخاری اپنی صحیح بخاری میں اس طرح نقل فرماتے ہیں

حـدَّثـنِي فَضلُ بنُ يَعْقُوب قَالَ حدَّثَنا الحسن بنُ محمّد بنِ اعين ابو عليٍ نِ الحرَّانى قال حدَّثنا زُهير قال حدّثنَا ابو اِسحَاق قال اَنبَأَنَا البراءُ بنُ عازب انّهم كـانـو معَ رسولِ اللّٰه صلَّى اللّٰهُ عليه و سلم يوم الحديبيةِ الفًا او اربع مـائةٍ او اكثـر فـنزلوا على بئرٍ فنزحوها فأتَوا رسول اللّٰهِ صلَّى اللّٰه عليه و سلـم فـاتى البئرَ و قعدَ علىٰ شفيرها ثمَّ قَال ائتونى بدلوٍ من مآئها فأُتِيَ بهٖ فَبَسَقَ فـدعـا ثـمّ قال دعوها ساعةً فارْوَوْا انفسهم و ركابهم حتّى ارتحلوا۔

۔ بخاری شریف جلد دوم (باب غزوۃ الحدیبیۃ صفحہ ۵۹۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو (۱۴۰۰) افراد یا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے۔ پس ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے۔ تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ ﷺ کنوئیں پر تشریف لائے۔ اور اسکے منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اسکے

بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ پانی ایک ڈول لاؤ۔پس آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا گیا۔آپ ﷺ نے اس میں لعاب دہن مبارک ڈالا۔پھر دعاء فرمائی۔اسکے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔پس سارے حضرات خود اور انکی سواریاں کوچ کرنے تک سیراب ہوتے رہے۔

سورۂ فتح کی شان نزول اور حدیث پاک کے پس منظر سے ہر صاحب ایمان یہ کہے بغیر نہیں رہیگا کہ میرے آقا ﷺ کی ہر ہر ادا معجزہ ہے۔جو حدیبیہ کا کنواں بالکل خشک ہو گیا تھا صرف لعاب دہن شریف سے ملحق ہو جانے کی وجہ سے پورا کنواں فوراً البریز ہو گیا۔اور ایک ہزار چار سو صحابۂ کرام نے اپنی مکمل ضرورت پوری فرمالی۔ قارئین کرام! جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے لعاب دہن میں یہ اثر رکھا ہے کہ سوکھا ہوا کنواں میں ڈال دیں تو لبالب بھر جائے ۔تو باقی تمام اعضاء کا عالم کیا ہوگا۔

صحابہ کرام کےقول وفعل پر ہر بندۂ مومن کا مکمل ایمان وعقیدہ ہونا چاہیئے۔
اور گستاخان رسول کی بےادبی والی باتوں پر بالکل کان نہ دھرنا چاہیئے۔
یہی مومن کامل کی شان ہوتی ہے۔

صحابۂ کرام کا تعظیم لعاب دہن شریف

عَن مسِوَرِ بن مَخرَمَةَ ثُمَّ اَنَّ عُروَةَ جَعَلَ یَرمُقُ اَصحَابَ النّبِی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم بِعَینَیہِ قَالَ فَوَاللّٰہِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ علیہ و سلم نُخَامَةً اِلّا وَقَعَتْ فِی کَفِّ رَجُلٍ مِنهُم فَدَلَكَ بِهَا وَجهَهٗ وَ جِلدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُم اِبتَدَرُوا اَمرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ کَادُو یَقتَتِلُونَ عَلیٰ وَضُوئِهٖ وَاذَا تَکَلَّم خَفَضُوا اَصوَاتَهُم عِندَهٗ وَمَا یُحِدُّونَ اِلَیهِمْ نَظَرَ تَعظِیماً لَهٗ فَرَجَعَ عُروَةُ اِلیٰ اَصحَابِهٖ فَقَالَ اَیْ قَومِ، وَاللّٰہِ لَقَدْوَفَدْتُ عَلَی المُلُوكِ وَوَفَدتُّ عَلیٰ قَیصَرَوکِسریٰ وَالنَّجَاشِی، وَاللّٰہ اِنْ رَأَیتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُهٗ اَصحَابُهٗ مَا یُعَظِّمُ اَصحَابُ محمَّدٍ محمَّداً وَاللّٰہِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِی کَفِّ رَجُلٍ

مِنۡھُم۔ فَدَلَکَ بِھَا وَجۡھَہٗ وَ جِلۡدَہٗ وَاِذَا اَمَرَھُمۡ اِبۡتَدَرُوا اَمۡرَہٗ وَ اِذَا تَوَضَّأَ کَادُوۡ یَقۡتَتِلُوۡنَ علیٰ وَضُوۡئِہٖ وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوا اَصۡوَاتَھُم عِنۡدَہٗ وَمَا یُحِدُّوۡنَ اِلیهِ النَّظَرَ تَعۡظِیۡمًا لَہٗ۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الشروط باب الشرط فی الجھاد صفحہ ۳۷۹)

حضرت مسور بن مخرمہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ عروہ حضور کے اصحاب کو غور سے دیکھنے لگے۔ انہوں نے دیکھا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے یا کھنکھارتے۔ تو آپ ﷺ کے تھوک اور کھنکھار بجائے زمین پر گرنے کے کسی نہ کسی صحابی کے مقدس ہاتھوں میں گرتا۔ تو وہ اس کو ہاتھ میں لے کر اپنے چہرے اور جسم پر مَل لیتا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے فوراً اس کی تعمیل کی جاتی۔ اور جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ ﷺ کے دھوون کو لینے کے لئے ٹوٹ پڑتے۔ اور ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی کہ یہ پانی مجھ کو مل جائے۔ اور جب لوگ آپ سے گفتگو فرماتے تو نہایت دھیرے دھیرے پست آواز سے۔ اور آپ کی اتنی تعظیم کرتے کہ آپ کی طرف نظر جما کر دیکھتے بھی نہیں۔ اس کے بعد عروہ نے اپنے ساتھیوں میں آ کر کہا اے قوم! واللہ میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لیکر گیا ہوں۔ میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ کو ایسا نہ دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسی کہ محمد ﷺ کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں۔ تو ان کا تھوک وکھنکھار کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل کی جاتی ہے جب وہ وضو فرماتے ہیں تو ان کے وضو کے دھوون کو لینے کے لئے انکے صحابہ ایسے دوڑتے ہیں کہ جیسے وہ اس کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے لڑنے کو آمادہ ہو جائیں گے اور اپنی آواز کو ان کی بارگاہ میں پست رکھتے ہیں اور اتنی زیادہ تعظیم کرتے ہیں کہ نظر جما کر وہ حضرات ان کی طرف دیکھتے تک نہیں۔

یہ حدیث پاک عروہ کی آنکھوں دیکھا حال کا بیان ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ قیصر وکسریٰ کے دربار میں میں گیا، نجاشی بادشاہ کے پاس گیا مگر کہیں بھی اتنی تعظیم نہ دیکھی جتنا کہ اصحاب محمد ﷺ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہیں کہ تعظیم وادب کا یہ عالم ہے کہ ان

کے تھوک وکھنکھار کوزمین پر گرنے تک نہیں دیتے ادب کا یہ عالم کہ ان کے سامنے اپنی آواز بلند تک نہیں کرتے۔

یہ تھا صحابۂ کرام کا ادب واحترامِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔لعاب دہن شریف کا مقام تو بہت بلند ہے علماءفرماتے ہیں کہ جو بھی نبیِ پاک ﷺ کے نعلین مبارک کو تحقیراً وتنقیصاً اسم تصغیر کے صیغہ کے ساتھ بولے یعنی (نعیل) تو وہ کافر ہوجایئگا۔صحابہ کی مقدس ہستیوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔کہ "**اصحابی کالنجوم بأیّھم اقتدیتم اھتدیتم**،، میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں کہ ان میں سے تم جن کی بھی اتباع کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔

یہ تھا نبوت کے ڈائریکٹ فیضیافتگان کا عالم۔اب جبکہ نبوت کی روشنی دور ہوگئی یعنی نبوت کا زمانہ دور ہوگیا خیر القرون کا زمانہ دور ہوگیا صحابہ دنیا سے رخصت ہوگئے پھر تابعین کا زمانہ بھی دور ہوگیا بلکہ یہ کہہ لیجئے کہ اس پرفتن دور میں لادینی کا ماحول ہے ایسے میں اسلام پر میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ سے بھرپور حملہ کرنے کا موقع مل گیا ہے اور اہل ایمان کو ایمان بچانا مشکل ہوگیا اور حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں سے مقابلہ کرنا دشوار ہوگیا۔ اس لئے ہر بندۂ مومن اپنے تئیں کوشش جاری رکھے۔کہ اپنے آقا ﷺ کی شان میں ادنی بھی گستاخی برداشت نہ کریں گے۔بلکہ جہاں تک ہوسکے گا تعظیم واحترامِ نبی بجالائیں گے اور ان گستاخوں سے مرتے دم تک لڑتے رہیں گے۔یہی ہر مومن ومسلمان کا نصب العین ہونا چاہیئے۔آمین۔

جسکے تلوؤں کا دھوون ہے آب حیات۔۔۔۔ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

لعاب دہن شریف کی برکت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پرآشوب آنکھیں شفایاب

حدَّثنا قتیبةُ بنُ سعیدٍ قال حدَّثنا یعقوبُ بنُ عبد الرحمٰنِ عن ابی ھازم

قال اخبرنی سہل بنُ سعدٍ انَّ رسول اللہِ صلَّی اللّٰہ علیہ و سلم قال یوم خیبر لاعطینَّ ھذہٖ الرایۃ غداً رجلًا یفتح اللّٰہ علیٰ یدیہِ یحبُّ اللہَ و رسولَہٗ وَ یحبُّہٗ اللہُ و رسولُہٗ قال فبات الناسُ یدوکون لَیُلتھم ایھم یعطاھا فلمّا اصبح الناس غدَوا علیٰ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کلھم یرجون ان یعطاھا ۔فقَالَ اَیْنَ علی بن ابی طالب ؟ فقالوا ھوَ یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارُسَلوا الیہ فَاُتِیَ بہٖ فبصق رسول اللہ صلَّی اللّٰہ علیہ و سلم فی عینیہ و دعا لہٗ فبرأ حتیٰ کأَنَّ لَمْ یَکُنْ بہٖ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علِیٌّ یا رسول اللہ ﷺ اُقاتلھم حتیٰ یکونوا مثلنا فقال انفُذ علی رِسُلِکَ حتیٰ تنزل بساحتھم ثمّ ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجبُ علیھم من حقِّ اللّٰہ فیہ فواللّٰہِ لَاَنْ یھدی اللہ بک رجلا واحداً خیر لک مِن ان یکون لک حمر النَّعَمِ۔ (بخاری شریف جلد دوم باب غزوۂ خیبر صفحہ ۶۰۵ تا ۶۰۶)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ اتنا سننے کے بعد آرزومندوں کو رات کاٹنی مشکل ہوگئی۔ مجاہدین کی نیندیں اڑ گئیں۔ صبح ہوتے ہی سب کے سب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور ادب واحترام کے ساتھ اپنے اپنے تمناؤں کے نینن سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا دست رحمت کس خوش نصیب کو سرفراز فرماتا ہے۔ ہر ایک کی تمنا وآرزو تھی کہ اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہو۔

،، پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لبوں کی جنبش پر ارمان بھری نگاہیں قربان ہو رہی تھیں کہ آرزوں کی تاریک کوٹھری میں کامیابی کی شعاعیں آنے لگی امید کی منتظر نگاہوں میں اعلان رسول اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگنے کا وقت آگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک لبوں کو جنبش دی،، اور فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟ عرض کیا گیا انکو تکلیف ہے انکی

آنکھیں پر آشوب ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا انہیں بلا لو! حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر کئے گئے۔آپ ﷺ نے اپنے دہن مبارک کے شفا بخش لعاب کو ان کی آنکھوں میں ڈالا اور دعا فرمائی اسی وقت ایسا آرام ہوا گویا آپ کو کبھی تکلیف ہی نہ تھی۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں اس وقت تک ان کے ساتھ لڑوں جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں! فرمایا چپکے سے اس کے میدان میں جا اترو اور انہیں اسلام کی دعوت دو۔ اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔پس خدا کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت دے دی تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

تشریح: غزوۂ خیبر ۷ ؁ھ میں واقع ہوا۔عرب میں یہودیوں کی قوت کا سب سے بڑا مرکز خیبر تھا۔خیبر میں یہودیوں کے چھ قلعے تھے ان میں بیس ہزار سپاہی موجود تھے۔عرب کا مشہور بہادر مرحب بھی یہیں رہتا تھا۔مسلمانوں کی نقل وحرکت دیکھ کر یہودیوں نے سامان رسد قلعہ ناعم میں جمع کیا تھا،اور فوجیں نطاۃ اور قموص میں تھی،اس لئے مسلمانوں نے خیبر پہنچ کر سب سے پہلے قلعہ ناعم پر حملہ کیا،لیکن یہاں کوئی بڑی فوج کی قوت نہ تھی اس لئے آسانی کے ساتھ فتح کر لیا اور چھوٹے قلعے بھی آسانی کے ساتھ تسخیر ہو گئے سب سے اہم قموص کا قلعہ تھا مرحب پہلوان اسی میں رہتا تھا،اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خاص اہتمام فرمایا اور پہلے یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس مہم پر مامور فرمایا،لیکن قلعہ فتح نہ ہوسکا۔اور آپ جھنڈا لے کر خیبر کی طرف بڑھے۔قلعے کے پاس پہنچ کر آپ نے ایک جگہ جھنڈا گاڑ دیا۔ایک یہودی نے بالائے قلعہ سے جھانک کر پوچھا اے بہادر تو کون ہے؟ جس نے اس طرح بے خوف وخطر یہاں آکر جھنڈا گاڑ دیا ہے۔آپ نے فرمایا! میں علی ابن ابی طالب ہوں۔یہودی آپ کا نام سن کر چیخ اٹھا اور کہنے لگا لوگو! قسم تورات شریف کی ہم مغلوب ہوئے اور برباد ہوئے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے۔عبد الرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ابولیلیٰ کہتے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شریک سفر ہوا کرتے تھے،حضرت علی رضی اللہ عنہ موسم گرما کے کپڑے موسم سرما میں اور موسم سرما کے کپڑے گرمیوں میں پہنتے۔ہم نے ان سے دریافت کیا، توانہوں نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن میرے پاس آدمی بھیجا اور اس روز مجھے آشوب چشم کی شکایت تھی۔ **(فتفل فی عینی ثمّ قال اللھم اِذھب عنه الحرّ والبرد،قال فما وجدتُّ حرّاً ولا برداً بعد یومئذٍ)**

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا اور فرمایا اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور فرمادے۔تو اس روز سے میں گرمی اور سردی محسوس نہیں کرتا۔

(سنن ابن ماجہ شریف باب فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۲)

لعاب دہن لگاتے ہی انہیں ایسا محسوس ہوا کہ ہمیں کبھی آشوب چشم کا مرض تھا ہی نہیں یہ تھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب پاک کا زندہ معجزہ جس کا کوئی مومن انکار کرہی نہیں سکتا مگر جس کسی کے دل میں نفاق وکدورت ہو وہی امت میں افتراق ونفاق ڈالنے اور ساتھ ہی فتنہ وفساد عام کرنے کے لئے نفاق وفتنہ کی بیج بوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم تمام امت مسلمہ کو منافقین اور فرقہائے باطلہ سے محفوظ رکھے آمین بجاہِ سید المرسلین۔

لعاب دہن چہروں اور سینوں کے لئے باعث رحمت

حدَّثنا الحکمُ قَال سَمِعتُ اَباجُحَیفَۃَ یقُوْل خرجَ عَلَیْنَا النَّبیُ صلی اللّٰہعلیہ وسلم بِالھَاجرَۃِ فَاُتِیَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضّاً فجعل النَّاسُ یَاُخُذُوْنَ مِن فَضْلِ وَضُوْئِہٖ فَیَتَمَسَّحُوْنَ بِہٖ، فَصَلّٰی النَّبیُّ صلی اللّٰہعلیہ وسلم الظُّھرَ رَکْعَتَیْنِ والعَصرَرَکْعَتَیْنِ وَبَیْنَ یَدَیْہِ عنزۃٌ، وَقَالَ اَبُو مُوسٰی دَعَا النَّبیُّ صلی اللّٰہعلیہ وسلم بِقَدحٍ فیہِ مَاءٌ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَوَجھَہٗ فیْہِ وَمَجَّ فیْہِ ثُمَّ قَالَ لھما اَشْرَبَا مِنہُ وَاَفرِغَا عَلیٰ وُجُوْھِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا۔

(بخاری شریف جلد ا باب استعمال فَضل وَضُوْءِ الناس صفحہ ۳۱)

حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ دو پہر کے وقت حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لا ئے تو آپ کے وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لیکر اپنے جسموں پر ملنے لگے آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعت نماز پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا پہلے آپ نے اپنا منہ اور ہاتھوں کو اس میں دھویا پھر اس میں کلی فرمائی پھر ہم دونوں یعنی حضرت ابو موسی اور حضرت بلال (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا اس پانی کو پیو۔ اور اس کو اپنے چہروں اور اپنے سینوں پر ڈال لو۔ یہ ایک سفر کا واقعہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز دو، دو ،رکعت ادا فرمائی تھی۔ اور مقام جِعرَّانہ میں آپ کا قیام تھا۔

بخاری شریف جلد دوم باب غزوۃ الطائف میں اس حدیث شریف کے آگے اتنا اور ہے۔ (فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِتْرِ اَنْ افضلا لِاُمِّکما، فافضلا لها منهُ طائفةً)

ترجمہ : حضور کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو خیمے میں سے یہ سب دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے حضرت ابو موسی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تھوڑا پانی اپنی ماں یعنی میرے لئے بھی بچا دو، تو انہوں نے بچا کر انہیں بھی دیدیا۔

(بخاری شریف جلد دوم باب غزوۃ الطائف صفحہ ۲۰)

مذکورہ دونوں احادیث کریمہ سے یہ بات اور زیادہ واضح ہوگئی کہ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلم نے خود حکم صادر فرمایا ایک پیالہ پانی لاؤ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منھ اور ہاتھوں کو دھویا پھر اس میں کلی فرمائی اس کے بعد دونوں صحابی سے فرمایا اس پانی کو پیو اور اس کو اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

جس سے یقین ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے ہر حکم حکمت کا مخزن ہے اور صحابی رسول

کا عقیدہ ومحبتِ رسول تو دیکھئے فوراً اس پر عمل پیرا ہوئے۔ساتھ ہی ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حکم فرمانا کہ تم دونوں کچھ پانی میرے لئے بھی بچادو۔

اب آج کسی بدبخت سے پوچھا جائے کہ صحابی رسول اور ام المؤمنین کے قول وفعل کیا غلط تھے تو اس وقت بدعقیدہ ہکا بکا رہ جائے گا۔مگر نبی ورسول ،صحابی و ام المومنین ازواج مطہرات سے محبت رکھنے والے ضرور یہ کہہ اُٹھیں گے۔آمنّا صدّقنا۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کی تعظیم تو ایمان کی علامت ہے ہی ۔اور جسم مبارک سے جدا ہوئی چیزوں کی تعظیم واحترام بھی ایمان کی علامت ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی دعاءشفاء و برکت

عَنِ الجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ سائبَ بْنَ يزيدَ يقولُ ذَهَبَت بِى خَالَتِى اِلَى النَّبِىّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالت يَا رَسُوْلَ اللّٰه اِنَّ بنَ اُخْتِى وَقِعَ فَمَسَحَ رَاسِى وَدَعَا لِى بِالبَرْكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبتُ مِن وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ الىٰ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بينَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ ۔

(بخاری شریف جلد اول باب استعمال فضل وَضُوءِ الناس صفحہ ۳۱)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی، یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا بھانجہ بیمار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی پیا اس کے بعد میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔تو میں نے مہر نبوت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کاندھوں کے درمیان دیکھا جیسے وہ پردے کی گھنڈی ہے۔

اور بخاری شریف جلد اوّل باب خاتم النبوۃ صفحہ ۵۰۱ پر اس حدیث کے ساتھ حضرت جُعید بن عبدالرحمٰن کا قول بھی ہے۔

(رَأَيْتُ سائبَ بْنَ يزيد ابن اربعٍ و تسعينَ جلداً معتدلاً فقال قد علمتَ ما

مُتَّعتٌ بهٖ سمعی و بصَری الّا بدعاء رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و سلم)

یعنی حضرت جعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ (حضور ﷺ کے وضو کا پانی پینے اور سر پر ہاتھ پھیرنے کی برکت سے) میں نے سائب بن یزید کو چورانوے (۹۴) سال کی عمر میں دیکھا کہ وہ بالکل توانا و تندرست اور صحیح البدن ہیں اور انہوں نے بتایا کہ میری یہ سماعت اور بصارت حضور ﷺ کی دعاء سے فیضیاب ہے۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب رحمت و برکت اور شافی ونافی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ زندگی میں جب کوئی بیمار پڑتا تو اسے ڈاکٹر اور حکیم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ لوگ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کلی شریف کا پانی دیتے اور سر پر ہاتھ پھیر دیتے تو وہ مریض فوراً شفایاب ہوجاتا جیسا کہ خود حضرت جعید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی تصدیق موجود ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورانوے (۹۴) سال کی عمر میں دیکھا کہ وہ بالکل صحیح وسالم اور تندرست ہیں ۔

جس کے تلوؤں کا دھون ہے آب حیات ۔۔۔۔۔۔ ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذات کامل شافی

"حَدَّثَنَا علی بن عبد اللہ قال حدَّثَنا سُفیَانُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ الْمُنْکَدِرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بن عَبْدِ اللّٰہِ یَقُولُ مَرِضْتُ فجاءَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَعُودُنی وَاَبو بَکر وَھُمَا مَاشِیَانِ فَاَتَانِی وَقَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثُمَّ صَبَّ وَضُوئَہ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸۷ کتاب الاعتصام)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوگیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور وہ دونوں حضرات پیدل چل کر تشریف لائے تھے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے وضوفرمایا اور اپنے وضو کا پانی میرے اوپر ڈال دیا تو میں بالکل ٹھیک ہو گیا۔

اس ایک حدیث مبارکہ سے بھی حضور اکرم شافی امراض والام صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو مبارکہ کا پانی عافیتِ بدن نظر آتا ہے ۔اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں کے عقیدہ وایمان میں پختگی پیدا کرتا ہے۔مگراس کُو رِباطن کے لئے کیا عبرت و پیغام وہ تو بس منافقیت کی وجہ سے ہر وقت تنقیص شان کی سعی کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو بدعقیدوں کی چال اور دھوکہ سے بچائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

کلی مبارک کا چھڑکاؤ اور تعمیر مسجد

عَنْ قیس بن طَلَقَ عن اَبِیْہِ طلق بنَ علی قَا لَ خرَ جْنَا وَ فْدًا اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہعلیہ وسلم فَبَایَعْنَا ہُ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَاَخْبَرْ نَا ہُ اَنَّ بِا رْ ضِنَا بِیْعَةً لَنَا فَا سْتَوْ ھَبْنَا ہُ مِنْ فَضْلِ طُھُورِہٖ فَدَ عَا بِمَاءٍ وَتَوَ ضَّأَ وَ تَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّہٗ فِی اِدَاوَۃٍ وَاَمَرَ نَا فَقَالَ اُخْرُ جُوا فَاِذَا اَ تَیتُمْ اَرْضَکُم فَا کْسِرُ وْا بِیعَتَکُمْ وَانضِحُوا مَکَا نَھَا بِھٰذَ الْمَاءِ وَالتَّخِذُ وْھَا مَسْجِداً۔ قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیدٌ وَالْحَرَّ شَدِ یدٌ وَالْمَا ءَ یُنشفُ فَقَال مُدُّ وْہُ مِنَ الْمَاءِ فَاِ نَّہٗ لَا یَزِ یْدُ ہٗ اِلَّا طِیْبًا فَخرَ جْنَا حَتّٰی قَدِ مْنَا بَلَدَ نَا فَکَسَرَ نَا بِیعَتِنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَکَا نَھَا وَا تَّخَذْنَا ھَا مَسْجِدً ا فنا دَ ینا فِیہِ بِا لْاٰذانِ قَا ل وَالرَّاَ ھِبُ رَجُلٌ مِن طَیٍّ فَلَمَّا سَمِعَ الْاٰ ذانَ قَا لَ دَعْوَۃُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مَّنْ تلا عِنَا فَلَمْ نَرَ ہٗ بَعْدُ۔

(مشکوٰۃ شریف، باب المساجد مواضع الصلوٰۃ صفحہ۶۹)

(وسنن النسائی، جلداول باب اتخاذ البیع مساجد صفحہ۸۱)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ وفد کی شکل میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت

کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ہم نے عرض کی کہ ہمارے ملک میں ایک کلیسا ہے آپ ہمیں وضو کا بچا ہوا پانی عنایت فرمادیں۔آپ نے پانی منگایا اور اس میں کلی کی ۔اور اس کو لوٹے میں ڈال کر ہمیں دے دیا۔اور فرمایا اپنے شہر میں جا کر کلیسا توڑ دینا اور اسی جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد بنا دینا ہم نے عرض کی گرمی بہت ہے اور ہمارے شہر کا فاصلہ زیادہ ہے ایسی حالت میں پانی خشک ہوجائیگا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس میں پانی اور ملا دینا۔اس سے اس کی تاثیر میں اور اضافہ ہوگا۔وہ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں حرص کرنے لگے کہ کون لوٹے کو اٹھائے۔ہم نے اس کو اٹھانے کی باری مقرر کر لی۔کہ ہر روز ایک شخص اٹھا کر لے چلے۔غرض ہم نے اپنے شہر میں آکر آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ہمارے یہاں بنی طے کا راہب تھا۔ہم نے نماز کے لئے اذان دی تو اس نے کہا کہ یہ دعوت حق ہے اور وہ راہب وہاں سے فرار ہوگیا اور پھر کبھی دکھائی نہیں دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک واقعہ بھی لعاب دہن یعنی کلی کی برکت وعظمت کو اجاگر کرتا ہے جس سے ہر شخص کو ایک درس عبرت حاصل ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا سے معجزہ کا اظہار ہوتا ہے جس کو پڑھ کر مومنوں کے قلوب کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔

کلی مبارک ملنے کے سبب صحابی کا خود پر فخر کرنا

عَنِ الزُّهْرِی عَنْ مَحْمُودبنِ الربیع قَالَ عقلتُ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مجَّةً مجَّھاَ فِیْ وَجْھِی وَاَنَا ابن خمس سِنِیْنَ مِنْ دَلْوٍ۔

(بخاری شریف جلد اول باب متی یصحّ سماع الصغیر،صفحہ ۱۷)

امام زھری نے محمود بن ربیع سے حدیث بیان کی۔کہ انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ڈول کے پانی سے کلی کی تھی۔اس وقت میں پانچ سال کا تھا۔

صحابہ کرام رسول اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کے متمنی رہا کرتے تھے اور جن

چہروں پر آپ ﷺ نے کلی فرمائی تھی وہ اس پر فخر کرتے تھے اور نرالے انداز میں بیان فرماتے تھے۔

آج کل کے جعلی پیر اپنے آپ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ظاہر اور ثابت کرنے کے لئے کھانا کھا کر برتن میں کلی کرتے ہیں۔ اور ان کے عالی اور متصلب مرید اس کو عقیدت سے پیتے ہیں۔ حالانکہ ان کا منہ انواع و اقسام کے جراثیم سے آلودہ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہم سب کو محفوظ فرمائے آمین۔

لعاب دہن کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر حیرت انگیز اثر

عَن اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ اَبصُرتُ عَینَا یَ هَا تَا نِ وَسَمِعتُ اُ ذُنَا یَ رَسُو لَ اللّٰہِ صلّی اللہ عَلَیهِ وَسَلّم وَهُوَ آخذٌ بکفی حسینٍ وقدَ ما هُ علیٰ قد مِ رسولِ اللّٰہِ صلّی اللہ علیه وسلم وَهُوَ یقول تَرُق ترق قال فَرقی الغلام وحتیٰ وضعَ قدمیهِ علیٰ صدر رَسولِ اللّٰہِ صلَّی الله علیه وسلم اِفتح فاك ثُمَّ تفَل ثمَّ قَبَّلَهُ ثُمَ قال اَللّٰهُمَّ اَ حِبَّهٗ فانّی اُحِبُّهٗ ۔

(امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ والرضوان اس مبارک حدیث کو اپنی کتاب الاصابہ میں نقل فرمایا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے تھے اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے پاؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے ننھے قدموں والے! چڑھ آ چڑھ آ چنانچہ شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ جسم اطہر پر چڑھنے لگے یہاں تک کہ اپنے قدموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر رکھ دیئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منہ کھولو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا اور منہ چوم لیا پھر عرض کی اے اللہ! اسے محبوب رکھ کیونکہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں۔

صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشاہدہ مشاہدِ عدل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نواسۂ نور سے اتنی محبت تھی کہ اپنے مبارک سینے پر چڑھا کر ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا ساتھ ہی ان کے لبوں کو چوم لیا جس سے یہ بات اظہر من الشمّس ہو گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لعاب دہن کی یہ عظمت ہے تو مکمل سراپا ﷺ کا کیا عالم ہوگا۔

تحنیک اور لعاب دہن کی برکت

عَن اَسما بِنُت ابی بکرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبُدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیرِ بِمَکَّة قالت فخرجتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَا تیتُ المدینةَ فَنزَلْتُ قُبَاءَ فولدتُّ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتیتُ بِهٖ رَسوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم۔ فَوَضَعْتُهٗ فِی حَجرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَاثُمَّ تَفَلَ فِی فِیهٖ فَکَانَ اوَّلَ شَیءٍ دَخَلَ جو فَهٗ ریقُ رسولِ اللّٰه صلی اللّٰهعلیه وسلم۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب العقیقہ صفحہ ۸۲۲)

(بخاری شریف جلد ا باب ھجرۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلم واصحابہ صفحہ ۵۵۵)

حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب وہ مکہ معظّمہ میں تھیں تو عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے اور جب میں نے ہجرت کی تو دن پورے ہو چکے تھے پھر جب میں مدینہ منورہ گئی تو قبا میں ٹھہری تو قبا میں ہی ان کی پیدائش ہوگئی۔ تو میں ان کو لیکر رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عبداللہ ابن زبیر کو رسول اللہ علیہ وسلم کے گود میں رکھ دیا تو آپ ﷺ نے ایک چھوہارا منگا کر چبایا اور عبداللہ ابن زبیر کے منہ میں ڈال دیا تو پہلی چیز وہ جوان کے منہ میں داخل ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھا

یعنی اسماء کے نزدیک حضور ﷺ کا مبارک لعاب باعث خیر و برکت تھا اور نہایت متبرک تھا اسی لئے وہ اس بات پر خوش ہوئیں اور بطور فخر فرمائیں کہ میرے بچے کے منہ میں سب سے پہلے جو چیز داخل ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک لعاب تھا۔

اس آخری حدیث پاک سے بھی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول وفعل بھی مومنوں کے لئے راہِ عمل ہے اسی لئے کہیں دین دار گھرانے میں کسی بچے کی پیدائش ہوتی تو ان کے والدین کریمین سب سے پہلے اپنے بچے کو شہر یا گاؤں کے سب سے بڑے بزرگ عالم یا بڑی شخصیت پیر صاحبان وغیرہ سے تحنیک کرواتے ہیں تاکہ ان کے بچے بڑے ہوکر بزرگوں کے نقش قدم کو قبول کرے اور نیک سیرت بنے یہی طریقہ آج بھی اہل سنت وجماعت میں جاری وساری ہے۔

مسیحاءِ اعظم رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں

حَدَّثنَا الْمَكِّيُّ بْنُ ابراهيمَ حدَّثنَا يزيدُ بْنُ ابى عُبَيدٍ قَالَ رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَرْبَةُ فقالَ هٰذهِ ضَرَبَةٌ اَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فقالَ النّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فَيْهِ ثلاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اِشْتَكَيْتُهَا حتَّى السَّاعَةِ

(بخاری شریف جلد دوم باب غزوۂ خیبر صفحہ ۶۰۳)

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں مکی بن ابراھیم نے حدیث بیان کی: انہوں نے کہا: ہمیں یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ ابن اکوع کی پنڈلی میں ایک ضرب کا نشان دیکھا، میں نے پوچھا: اے ابومسلم! یہ کیسی ضرب ہے؟ انہوں نے فرمایا: خیبر کے دن مجھے یہ ضرب لگی تھی، لوگوں نے کہا کہ سلمہ زخمی ہوگیا، سومیں نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ لعاب دہن شریف ڈالا، پس اس وقت (سے اب) تک اس میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی

بخاری شریف کی مذکورہ بالا حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ حضور اکرم نور مجسّم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے لئے مسیحاء نفس ہیں بلکہ بعد میں آنے والی امتیوں کے لئے بھی دافع بلاء ومصیبت ہیں۔ حضور اقدس ﷺ سراپا شافی نافی کافی ہیں۔ آج بھی اگر کوئی عاشق زار عشق میں ڈوب کر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی

مصیبت اور درد و الم میں پکارے تو واقعی مدینہ سے غیبی امداد ہوگی۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدد فرمائیں گے اور بیمار شفا پائیں گے۔ اسی لئے اعلحضرت رقمطراز ہیں۔

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو، دوا تم پہ کروڑوں درود

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم سید الاطبّاء دافع رنج والم ہیں

امام نسائی نے روایت کیا ہے کہ محمد بن حاطب نے کہا کہ میں جب بچہ تھا تو ابلتی ہوئی ہانڈی مجھ پر آگری جس سے میرا تمام جسم جل گیا۔ میرے والد فورًا مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم (جو بیماروں کے طبیب ہیں) کی خدمت میں اٹھا لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن پر اپنا لعاب دھن شریف ڈالا۔ اور اپنا دست مبارک تمام جلی ہوئی جگہ پر مل دیا۔ اور زبان مبارک سے پڑھا۔،، اذھب البأس رب الناس،، اے تمام مخلوق کے پروردگار اس کی یہ تکلیف دور فرما میں اسی وقت تندرست ہو گیا۔ گویا مجھے تکلیف ہوئی ہی نہیں۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد۵ صفحہ ۴۶۰)

قارئین کرام حدیث کے اس واقعہ سے آپ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم واقعی دافع رنج والم ہیں اور شافی و نافی ہیں۔ آج کے اس پرفتن دور میں ہم سنیوں کو یہ مسلک حق مسلک اعلی حضرت سمجھنا بہت دشوار کن نظر آتا ہے مگر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عقیدہ کہ ان کے بچے ضرور صحتیاب ہو جائیں گے اور صحیح وسالم ہو کر لوٹے بھی اور آنے والی امتیوں کو حضور کے بارے میں یہ عقیدہ بھی دے رہے ہیں کہ اے سنیوں جب کوئی پریشانی لاحق ہو تو فورًا حضور ﷺ کو یاد کر لینا، ضرور امت کی درد و کرب کو وہ دور فرمائیں گے اور مصیبت و بلا ٹال دیں گے۔

اسی لئے تو اعلی حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

شافی و نافی ہو تم کافی ووافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

ایک پیالہ دودھ سے کئی صحابہ کا شکم سیر ہونا

عبداللہ بن طہفہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب مہمان جمع ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مہمان کوایک ایک صحابی کے گھر بھیج دیتے ،ایسے ہی ایک رات بہت سے مہمان مسجد میں جمع ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی اپنے مہمانوں کو لیکر چلا جائے۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا! کہ کچھ ہے؟ انہوں نے کہا کہ حریسہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار کے لئے رکھا ہے۔الغرض کہ ایک چھوٹے سے طشت میں وہ حریسہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھایا اور ہمارے سامنے بڑھا دیا۔اور فرمایا کھاؤ۔ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا۔پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کوئی پینے کی شئ ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا تھوڑ ا سا دودھ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار کے لئے رکھا گیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ میں سے تھوڑا سا پیا اور پھر فرمایا۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،پیو ہم سب نے دودھ بھی سیر ہو کر پی لیا۔(معجزات نبوی بحوالہ،،مسند امام احمد،،صفحہ ۸۷)

مذکورہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم امتیوں کو یہ سبق اور مسیج دیا کہ اگر کوئی پیر یا ولی یا بزرگ کچھ کھانے پینے کی چیز تناول فرمالیں تو گھر والوں کے لئے باعث برکت ورحمت ہے بشرط کہ وہ پیر کامل متقی و پرہیز گار ہوں اور خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھتے ہو۔ یا عاشق رسول صلَّی اللہ علیہ وسلم ہو یا محبت رسول میں مستغرق ہو۔

یہ واقعہ ہم عاشقان رسول کی محبت وعقیدت میں اضافہ کرتا ہےاور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعاب وزبان ودہن سے مس ہو کر کوئی بھی کھانا پانی ،دانا اور غذا ہم عاشقوں کو ملے تو نہایت ہی باعث برکت ورحمت ہےاور اسلام میں مومنین کا آپس میں ایک دوسرے

کا جوٹھا ناپاک نہیں بلکہ پاک ہے اور ایک دوسرے کے منہ سے کھانا چھ (touch) ہو کر آ جا ئے تو اس کو پھینکنا نہیں چاہیئے بلکہ کھا لینا چاہیئے اور کھا لینا ہی بہتر ہے کیوں کہ اسلام میں چھوت چھات نہیں۔

اسی لئے حضور اعلی حضرت امام عشق ومحبت فرماتے ہیں۔

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

لعاب نبی ﷺ صحابہ کرام کے لئے تیر کا زخم مندمل ہونے کا ذریعہ

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں جنگ بدر کے دن تیر لگا اور پھوٹ گئی مگر انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دھن مبارک سے ایسی شفاء حاصل ہوئی کہ درد بھی جاتا رہا۔ اور آنکھوں کی روشنی بھی برقرار رہی۔ (زاد المعاد، غزوۂ بدر)

حضرت حارث بن ربعی الانصاری السلمی جنکی کنیت ابو قتادہ تھی۔ ایک جنگ میں انہیں ان کے چہرے پر تیر لگا تو وہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو ئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دھن مبارک ان کے زخموں پر لگا دیا۔ اب نہ وہاں درد تھا۔ نہ اس زخم میں خون یا پیپ تھی۔ زخم بالکل درست ہو گیا پھر کبھی بھی ان کو تیر و تلوار کا زخم نہ لگا۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد ۵ صفحہ ۷۶۵)

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے یہ معلوم ہوا کہ واقعتاً صحابی رسول جانتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سید الاطبا شفاء امراض اور مداوائے درد وزخم ہیں اور واقعہ سے ہم غلاموں کو معلوم بھی ہوا کہ حضور دافع مصائب وآلام وامراض ہیں اسی لئے اعلی حضرت درد والم میں پکار اٹھتے ہیں۔

شافی ونافی ہو تم کافی ووافی ہو تم

درد کو کر دو دوا تم یہ کروڑوں درود

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت بچوں پر

امام بیہقی نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء کے دن دودھ پیتے بچوں کو بلاتے تھے اور ان کے منھ میں اپنا لعاب دھن مبارک ڈال دیتے، اور ان کے ماؤں کو حکم دیتے، کہ وہ رات تک اپنے بچوں کو دودھ نہ پلائیں، آپ کا یہی لعاب دھن مبارک ان بچوں کو اس قدر شکم سیر اور سیراب کر دیتا تھا کہ ان بچوں کو دن بھر نہ بھوک لگتی تھی نہ پیاس۔ (زرقانی شریف جلد۵ صفحہ۲۴۶)

ایک ذات اقدس کے سوا کون ایسی ذات ہے جو بچوں پر بھی شفقت و رحمت کی تعلیم دیتا ہو۔ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک سے ہم امتیوں کو یہ واضح پیغام ملا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بڑوں پر رحم و کرم کرتے اسی طرح بچوں پر بوڑھوں اور عورتوں پر بھی رحمت و بخشش و نجات کا سبب بنتے ہوئے نظر آتے یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہم مسلمانوں کے لئے نمونۂ حیات اور راہ نجات ہے۔ اسی لئے امام اہل سنت اعلی حضرت کہتے ہیں۔

مفلسو ! ان کی گلی میں جا پڑو
باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

لعاب دھن کی بے مثال تاثیر

حضرت ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں ایک کنواں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب دھن مبارک ڈال دیا۔ تو اس کا پانی اتنا شیریں ہو گیا کہ مدینہ طیبہ میں اس سے بڑھ کر زیادہ میٹھا کوئی کنواں ہی نہ تھا۔

(زرقانی جلد۵صفحہ۲۴۶)

سبحان اللہ! یہ حدیث پاک ہم ماننے والوں کو یہ انمٹ پیغام دے رہی ہے کہ اگر کوئی بندۂ خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی عقیدت ومحبت رکھتا ہے تو یہ حدیث پاک اس کے دل میں بے پناہ عقیدت ومحبت کو پیدا فرما دے گی ۔ایک عظیم الشان ذات کی یہ لعاب مبارک واقعی ہم امتیوں کو مدینہ جانے کے لیے تڑپا دیتی ہے اور وہ کنواں اس ذات والا کی وجہ سے قیامت تک کے لئے ایک عظمت و مقام اور اسکا پانی شفائے دردو بلا کی حیثیت رکھتا ہے۔اور کیوں نہ ہو کہ اس ذات والا گرامی کی ہر ہر ادا ہم عقیدت مندوں کے لئے انمٹ نقوش کا مقام رکھتی ہے۔

اسی لئے اعلی حضرت امام عشق ومحبت علیہ الرحمہ لب کشا ہوتے ہیں۔

واہ کیا جود وکرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

تلواروں کی کاری واروں کا برمحل علاج

قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ کلثوم حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری گردن پر تلوار کی ضرب لگی میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوا،تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک میرے اس گہرے زخم پر لگا دیا۔تو اسی وقت میرا زخم درست ہوگیا۔اور میں صحت یاب ہوگیا (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد۵صفحہ نمبر ۷۶۸)

حضرت عبداللہ بن انیس سے روایت ہے ۔وہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ستیز بن رَزام (یہودی) نے میرے سر پر تلوار ماری ۔جس سے میرے سر کی ہڈی یا اسکے اوپر کا پردہ کٹ گیا یا دماغ پر زخم آیا۔میں اسی حالت میں آقا کی خدمت میں حاضر ہوا،اور اپنا زخم دکھایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دھن مبارک اس زخم پر ڈال دیا گہرا زخم مندمل ہوگیا اور اسکا نشان بھی باقی نہ رہا (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد۵صفحہ نمبر ۷۶۸) وطبرانی شریف ،و،بیہقی شریف

امام ابن اسحاق اور دیگر سیرت نگار روایت کرتے ہیں کہ خبیب بن اسعاف رضی اللہ عنہ کوغزوۂ بدر میں گردن پر تلوار کا زخم لگا یہاں تک کہ ان کی وہ جانب جھک گئی وہ بھی بھاگے بھاگے اپنے مسیحاء بے نظیر حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھونک ماری تو زخم مندمل ہوگیا اور لٹکی ہوئی گردن بھی اپنے مقام پر درست ہوگئی۔(السیرۃ النبویہ جلد۳ صفحہ ۱۶۱)

یہ تینوں حدیثیں ہم آنے والی نسلوں کو باور کرتی ہیں۔خبردار جو بھی مسیحاء اعظم سے عقیدۂ محبت کمزور کرلیا وہ تباہی و بربادی کے عمیق گڈھے میں گرتا ہوا نظر آیا۔صحابہ کا یہ عمل بتا رہا ہے کہ میرے آقا سیدالاطباء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے نظیر و بے مثال طبیب حاذق ہیں اور حبیب کردگار بھی ہیں، جان کائنات بھی ہیں، نور ایمان بھی ہیں، اور ہم بے کسوں کے غمگسار بھی ہیں۔اسی لئے تو اعلیٰ حضرت درد و کرب کے عالم میں پکار اٹھتے ہیں۔

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی کلی مبارک برائے شفاء ودانشمندی

ابن ابی شیبہ ام جندب سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون اپنے بچے کولیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی عرض کی یارسول اللہ علیہ وسلم یہ بیمار ہے بات نہیں کرسکتا۔رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں کلی فرمائی اور اپنے دست مبارک کو دھویا اور وہ دھوون اس بچے کی ماں کو دے دیا۔اور فرمایا یہ پانی اس بچے کو پلادو،اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس بچے کے اوپر پھیرا، وہ بچہ فوراً شفایاب ہوگیا،اور وہ اپنے زمانے کے دانشوروں اور عقلمندوں میں شمار ہونے لگا۔(السیرۃ النبویہ جلد۳ صفحہ ۱۶۰)

سبحان اللہ یہ حدیث پاک بھی ہم امتیوں کو یہ باور کررہی ہے۔کہ حضور اکرم سیدالاطبا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جیسا بھی سخت سے سخت تر بیمار آتا تو شفایاب ہوتا ہوا نظر آتا صرف کلی مبارک کی ایک بوند اور دست اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کمال ہے تو ذات مبارک کا کیا عالم ہوگا۔لہذا کوئی گستاخ اپنے کو نبی کی طرح بتائے تو اسے کہہ دو کہ کیا تیرا بھی کوئی شخص

تھوک لے کر گیا اور کسی بیمار کے لئے ذریعۂ شفا بنایا؟ اگر نہیں تو پھر باز آ جاؤ گستاخِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ورنہ بروز محشر کیا منہ دکھاؤ گے اور کس سے شفاعت کی بھیک مانگو گے۔

اسی لئے تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا جوٹھا باعث حیاء

مدینہ طیبہ میں ایک خاتون تھی وہ بڑی زبان دراز اور نڈر تھی۔ جھجک نام کی کوئی چیز اس میں نہ تھی ایک روز بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی جبکہ حضور ﷺ کھانا تناول فرمارہے تھے عرض کرنے لگی آقا مجھے بھی کچھ دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں جو کھانا تھا اس میں سے لیکر حضور ﷺ نے اسے دے دیا۔ وہ عورت کہنے لگی میں نے وہ لقمہ مانگا ہے جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمارہے ہیں، حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دہن اقدس سے وہ لقمہ نکال کر اس خاتون کو دے دیا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ کسی کے سوال کو مسترد نہیں فرماتے تھے جب وہ لقمہ اس نے کھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شرم وحیاء کی نعمت سے یوں مالا مال کر دیا کہ مدینہ طیبہ میں کوئی عورت اس سے زیادہ شرمیلی اور باحیاء نہ تھی۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد۵ صفحہ نمبر ۷۶۹)

کیونکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز میں بھی اپنا لعاب دہن ملا دیتے تو اس کی حالت بدل جایا کرتی بیماریاں اور لا علاج امراض دور ہو جایا کرتے بلکہ صفات ذمیمہ اور اخلاق سیئہ میں انقلاب رونما ہو جاتا تھا۔ صفات ذمیمہ صفات حمیدہ سے متبدل ہو جایا کرتی تھی ۔اور ان اشیاء میں حضور ﷺ کے لعاب دہن کی برکت سے ایسی تبدیلی رونما ہوتی تھی کہ دیکھنے والے ششدر ہو جایا کرتے تھے۔ اور اس چیز کی حقیقت ہی بدل جایا کرتی تھی۔

مذکورہ واقعہ کی روشنی میں ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

ذات بابرکات مکمل شفاء ہی شفاء ہے۔اور کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا نائب بنا کر اور خیر کثیر عطا کر کے اور بہت سارے فضل و کرم سے نواز کر بھیجا ہے۔اور ایسا با کمال بنایا کہ سید المرسلین شفیع المذنبین ،دافع البلاء والوباء کو مکمل واضح شخصیت بنا دی۔تا کہ آنے والی نسلوں کو رہتی دنیا تک حضور کے ہر ہر ادا سے فائدہ کثیر پہنچتا رہے۔اسی لئے تو اعلی حضرت رقمطراز ہیں۔

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود

جنت کی بشارت اور گھر والوں کی آنکھیں ٹھنڈی کرنا

یوم بدر میں حارثہ بن سراقہ الانصاری شہید ہو گئے۔جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میدان بدر سے واپس مدینہ طیبہ تشریف فرما ہو گئے۔تو ان کی والدہ محترمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے حارثہ کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔اگر وہ آگ میں ہے تو میں خوب رو رو کر اپنے ارمان پورے کرلوں۔اور مرتے دم تک روتی رہوں۔اور اگر وہ جنت میں ہے تو میں رونا بند کر دوں۔رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔اے ام حارثہ ! اللہ تعالیٰ کی ایک جنت نہیں بلکہ بہت سی جنتیں ہیں ۔اور حارثہ فردوس اعلی میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔حضرت ام حارثہ ہنستی ہوئی واپس ہونے کا ارادہ کیں اور کہتی تھیں۔"بَخٍ بَخٍ لَکَ یا حارثۃُ"تمہیں مبارک ہو اے حارثہ تمہیں مبارک ہو۔پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور اس میں پانی ڈالا ،پھر اپنے دست مبارک کو اس میں ڈالے اور منھ میں پانی بھر کر اس برتن میں کلی فرمادی، پھر وہ پانی والا برتن پہلے ام حارثہ کو دیا،اس نے پانی پیا۔پھر اس کی بیٹی کو دیا اس نے بھی پیا۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے سینہ پر اس کے چھینٹے ڈال لیں ،انہوں نے ایسا ہی کیا پھر رخصت ہو کر گھر لوٹیں۔اور اس کی حالت یہ تھی کہ مدینہ طیبہ میں ان دو عورتوں سے زیادہ کوئی خوش نہ تھی ،اور جس طرح ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں یہ سعادت اور کسی خاتون کو

نصیب نہیں ہوئی۔

(سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد۵صفحہ۴۵۰)

مذکورہ لمبی حدیث پاک سے یہ عقیدہ حل ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب داں نبی برحق ہیں۔اور ساتھ ہی اپنی امتیوں کے لئے باعث سرور قلوب وعیون ہیں۔اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا ایمان تو دیکھئے کہ وہ جانتی تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ میرا بیٹا جو جنگ بدر میں شہید ہوا ہے اس کا حال کیسا ہے اور کہاں ہے۔اور ضرور اس کی خبر دیں گے اور ہم لوگوں کے لئے کچھ ایسی تدبیر کریں گے جس سے ہمارے قلوب کو سکون وراحت میسر ہو گی، واقعی ایسا ہی ہوا کہ مدینہ طیبہ میں حارثہ رضی اللہ عنہ کی ماں اور ان کی بہن سے زیادہ کوئی خوش نہ تھا۔اسی لئے تو امام اہل سنت اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کف پا چاند سا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

اور نبیرۂ اعلی حضرت حضور تاج الشریعہ رقمطراز ہیں۔

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس لعاب کے ذریعہ بینائی

ابن ابی شیبہ امام بغوی اور ابو نعیم حبیب بن فُدیک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد انہیں ساتھ لیکر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اس وقت ان کی آنکھیں بالکل سفید ہو گئی تھیں۔اور بینائی ختم ہو گئی تھی۔رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !ایک دفعہ میرا پاؤں سانپ کے انڈے پر پڑا۔اس وقت سے میری بینائی سلب ہو گئی اور آنکھیں سفید ہو گئیں۔رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھونک ما

ری جس میں کچھ لعاب دھن کی بھی آمیزش تھی۔اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی۔اور میں نے اپنے باپ کو اسی ۸۰ سال کی عمر میں دیکھا کہ اگرچہ آنکھوں کی سفیدی تو باقی تھی۔لیکن بینائی اتنی تیز تھی کہ اس پیرانہ سالی میں بھی سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے۔

(سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد ۵ صفحہ ۷۶۸)

اس واقعہ کی روشنی میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عقائد ونصائح ملیں کہ اگر ان صحابۂ کرام کے اصول کے مطابق آج بھی کوئی بندۂ مومن سچا عاشقِ رسول سچے دل سے حضور سرورِ کائنات ﷺ کو کسی بھی مرض کے علاج پر پکار اٹھے تو اس کا حل وہیں نکل آئے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح زمانۂ زندگی میں کارسازی فرماتے تھے اسی طرح حضور اقدس ﷺ آج بھی سچی محبت رکھنے والے امتی کا بیڑا ہر مصیبت میں پار فرماتے ہیں۔اسی لئے تو امام عشق ومحبت اعلی حضرت علیہ الرحمہ مصائب وآلام کے وقت اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار اٹھتے ہیں۔

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

اسی لئے نبیرۂ اعلی حضرت حضور تاج الشریعہ آنکھوں کے لئے دعاء کرتے ہوئے اپنے آقا ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں۔

منور میری آنکھوں کو میرے شمس الضحی کردیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ زلفِ دوتا کردیں

لعاب دہن سے زخمی آنکھ درست ہوگئی

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ احد میں شریک ہوئے۔جنگ میں آپ کی آنکھ پر تیر لگا۔جس سے آپ کی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آیا۔آپ نے اس ڈھیلے کو اپنے ہاتھوں سے پکڑا۔اور بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوکر عرض کی۔میری آنکھ پر نظر کرم فرمایئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو صبر کرلو۔اور اس کے عوض تمہیں جنت ملے گی

۔اور اگر تم چاہو تو میں اس آنکھ کو درست کر دیتا ہوں ۔انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک جنت بڑی خوبصورت جزاء ہے۔اللہ تعالیٰ کا گراں قدر عطیہ ہے۔لیکن مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ میری بیوی جس سے مجھے بڑی محبت ہے وہ مجھے کانا کہے گی۔حضور مہربانی فرما کر میری آنکھ درست فرما دیں اور اللہ تعالیٰ سے میری جنت بھی لے دیجئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھیلے کو لیا اور اس کی جگہ پر رکھ دیا۔پھر اس پر لعاب دہن شریف مل دیا۔پھر دعا دی ،،اللّٰھم اَکْسِہِ جَمَالاً ،،یا اللہ اس کے چہرے کو حسین وجمیل بنا دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن اور دعا کی برکت سے وہ ضائع شدہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ حسین ہوگئی ۔اور اس کی بینائی درست آنکھ سے بھی زیادہ تیز ہوگئی ۔یہ آنکھ جس کو حضور صلیاللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے صحیح فرمایا تھا اسے کبھی آشوب چشم کا عارضہ نہیں ہوتا تھا۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد۵صفحہ۷۶۵)

اور یہ امتیاز انکی اولاد میں کئی نسلوں تک باقی رہا۔کہ قتادہ کی جس آنکھ کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لعاب دہن مبارک سے نوازا تھا وہ خوبصورتی اور بینائی میں نمایا ہوتی تھی ۔لوگ ان کے بچوں کو دیکھ کر سمجھ جایا کرتے تھے کہ قتادہ کے فرزند ہیں ۔ یہ ان کی نسل سے ہیں جن کی آنکھ کا علاج نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے لعاب دہن مبارک سے فرمایا تھا۔(سیرت ضیاء البنی ﷺ جلد۵صفحہ۷۵۴)

مذکورہ حدیث پاک سے یہ عقیدہ حل ہوگیا، کہ ہر ولی ، نبی ،رسول کے اندر اللہ تعالی وہ صلاحیت اور طاقت وقوت پیدا فرما کر بھیجتا ہے جس سے بڑے سے بڑے حکیم ،ڈاکٹر ،طبیب عاجز آجائیں اور یہی تو کرامت ومعجزہ ہے۔موجودہ دور میں سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے پھر بھی بڑے سے بڑے حکیم اور طبیب حاذق بھی وہ کام نہ کرسکیں گے جو آخری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعاب دہن نے کر دکھایا۔اس واقعہ سے لعاب دہن کی عظمت کے ساتھ،صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر تاثیر نسل درنسل جاری دیکھ کر ایک کافر بھی ایمان لے آئے گا۔

مگر ہائے رے شومئ قسمت! نجدی، دیوبندی، غیر مقلداور دیگر فرقہ ہائے باطلہ کو کیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت، حدیث، اور صحابی کا عمل وعقیدہ دیکھائی نہیں دیتا۔ اپنے کو ایمان والا بھی کہتے ہیں اور حضور ﷺ کی تنقیص شان کرتے ہیں۔ایسے دور میں ہمیں امام اہل سنت اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے قول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام جان کافر پر قیامت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

ایک یتیم کی فریادرسی

ابن عساکراور سحاق رملی نے بشیر بن عقربتی الجہنی سے روایت کی، کہ جنگ احد میں میرا باپ قتل ہوگیا۔میں روتا ہوا بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو راضی نہیں کہ میں تیرا باپ اور عائشہ تیری ماں ہو۔ یہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔تو جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پھرا۔ وہاں اب تک بڑھاپے میں بھی بال سیاہ ہیں اور باقی سفید۔اور میری زبان میں لکنت تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ میں لعاب دہن شریف ڈالا تو لکنت جاتی رہی۔پھر پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کی بحیر۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**بل انت بشیر** "نہیں تم بشیر ہو۔اس وقت سے وہ اسی نام سے مشہور ہو گئے۔(سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد۵ صفحہ۴۵۸)

مذکورہ حدیث سیرت رسول ﷺ کی ایک بے مثال حصہ ہے جسے قوم مسلم رہتی دنیا تک بھلا نہیں سکتی۔کیونکہ حضور رحمۃ اللعلمین ﷺ ابر رحمت بن کر ایسے برسے کے ہر صحابئ رسول کی زبان حال وقال سے صرف یہی صدا آتی ہے جسکی ترجمانی اعلی حضرت نے اپنے اس شعر میں کیا ہے

-

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسادے برسانے والے

اور فرماتے ہیں

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

ایک عظیم مرہم لعاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو یعلیٰ نے بطریق عبدالرحمٰن بن حارث سند جید سے روایت کیا ہے کہ جنگ اُحُد میں ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی ایک آنکھ کسی دشمن کے تیر سے نکل گئی۔ اور ڈھیلے باہر آ گئے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھیلے کو اس کے خانہ میں رکھا۔ اپنا لعاب دہن شریف اس پر لگا دیا درد فوراً بند ہو گیا۔ اور آنکھ ایسی درست ہوئی کہ دوسری آنکھ سے بہتر دکھائی دیتی تھی۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد ۵ صفحہ ۴۵۸)

مذکورہ حدیث پاک میں غزوۂ احد میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں لعاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لگنا تھا کہ پھر کبھی نہ ان کی بینائی گئی اور آنکھوں میں نہ درد آیا اور نہ بصارت میں کبھی کمی واقع ہوئی۔ یہ تھی لعاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاثیر اگر آج بھی بندہ مومن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے لگے تو آج بھی وہی تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ بشرطے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے کردار و عمل، طریقہ وسنت پر سختی سے پابند ہو جائے، اور ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کر کے طریق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا لے۔ اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے۔

طریق مصطفےٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

ایک کیمیاء لعاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو نعیم مشہور محدث روایت کرتے ہیں کہ عامر بن مالک جو ملاعب الاسنہ کے لقب سے مشہور تھے۔ انہیں استسقاء کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ بہت علاج کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا

۔آخر کار مجبور ہو کر اس نے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنا قاصد بھیجا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دعا کے لئے التماس کرے۔تا کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے شفا دے دے۔جب وہ قاصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔اس کا حال زار بیان کیا۔تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے کچھ مٹی اٹھائی۔اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا پھر اس قاصد کو دے دی۔اور فرمایا جاؤ اور عامر بن مالک کو جا کر دے دو۔وہ قاصد حیران رہ گیا۔اس نے سمجھا شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ مذاق فرمایا ہے(معاذ اللہ) لیکن وہ مٹی لیکر عامر بن مالک کے پاس گیا وہ قاصد عامر بن مالک کے پاس اس وقت پہنچا۔جب وہ جاں بلب تھا اور موت اس کے دروازے پر دستک دے رہی تھی۔اس نے اس مٹی کو پانی میں ملایا پھر اس کو پی لیا،حضور ﷺ کی لعاب دہن شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اسے شفایاب کر دیا۔(سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد۵ صفحہ ۷۶۷)

سبحان اللہ یہ کتنی پیاری حدیث ہے۔کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف اپنا لعاب دہن مٹی میں ڈال کر قاصد سے عامر بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوا دیا تو سخت تکلیف سے شفایاب ہو گئے۔حالانکہ قاصد کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جاں بلب کے عالم میں ہے۔اور موت اس کے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک نسخہ کیمیا ایسا کاری وار کیا کہ مرض کا کام تمام کر دیا۔اسی لئے میرے اعلی حضرت رقمطراز ہیں۔

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

لعاب اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے مثال برکت

امام ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ (جنہوں نے جنگ بدر میں ابوجہل کو واصل کیا تھا) دشمن نے ان کے بازو پر وار کیا بازو کٹ کر ساتھ لٹکنے لگا۔وہ فورا دوڑتے ہوئے اپنے آقاء بطحا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اپنا کٹا ہوا بازو

پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ التفات فرمائی ۔ جہاں سے وہ کٹا تھا وہاں لعاب دہن مبارک ڈال دیا۔اوراس بازو کو کندھے کے ساتھ جوڑ دیا۔اسی وقت وہ چمٹ گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن مبارک کی برکت سے وہ ایسا چمٹ گیا جیسے وہ کٹا ہی نہ تھا۔سیرت ضیاءالنبی ﷺ (جلد۵صفحہ ۷۶۹)

مذکورہ واقعہ سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقعتاً ایک طبیب حاذق ہونے کے ساتھ امت کے عظیم الشان سرجن (surgeon) اور ما ہر مداوا ہیں۔محبت والفت کرنے والوں کے لئے۔یہ واقعہ اور بے مثال معجزہ نبی کریم ﷺ کی محبت کواورزیادہ قوی کرر ہا ہے

اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جولوگ ہر دم درد د وسلام کی کثرت کرتے ہیں۔اورخدا کے سچے رسول کو برحق جانتے ہیں تو ان کے لئے یہ عظیم تحفہ ہے کہ۔

ہر درد کی دوا ہے صل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تعویذ ہر بلا ہے صل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھونک مبارک سے جسم خشبودار

امام طبرانی وبیہقی ام عاصم سے روایت کرتے ہیں ۔ یہ ام عاصم عتبہ بن فرقد کی زوجہ تھیں ۔وہ فرماتی ہیں کہ عتبہ کی ہم چار بیویاں تھیں۔ہم میں سے ہرایک کی کوشش ہوتی کہ وہ ایسی خوشبواستعمال کرے جوان کی دوسری بیویوں سے زیادہ عمدہ ہو۔ہم دیکھتیں کہ عتبہ جو ہمارے خاوند ہیں کبھی کوئی خوشبو استعمال نہیں کرتے ،اس کے باوجود ہم چاروں سے زیادہ ان کے جسم ولباس سے خوشبو اٹھتی تھی ،جب آپ لوگوں کے پاس جاتے تو سارے کہتے جیسی خوشبوعتبہ استعمال کرتا ہے ایسی ہم میں سے کسی کو نصیب نہیں، آخرایک روز ہم نے مجبور ہو کر اپنے خاوند سے پوچھا جناب آپ کونسا عطر استعمال کرتے ہیں جوتمام خوشبوؤں سے زیادہ

خوشبودار ہوتا ہے، انہوں نے حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے بتایا، کہ عہدے نبوت میں میرے جسم پر سرخ سرخ پھنسیاں نکل آئیں۔ میں نے اس کی شکایت اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوپر والے کپڑے اتار دو۔ میں کپڑے اتار کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور رانوں پر کپڑا ڈال لیا۔ پھر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی پر لعاب دہن رکھ کر دوسری ہتھیلی سے ملایا۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷)

پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وہ دست مبارک میرے سفید شکم پر پھیرا۔ اسی وقت سے مجھ پر یہ انعام ہوا کہ بیماری چلی گئی پھنسیاں درست ہو گئیں۔ اور میرے سارے جسم سے خوشبو کی لپٹیں نکلنے لگیں۔ اس وقت سے اب تک یہی کیفیت ہے۔ اس میں کبھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد ۵ صفحہ ۴۵۷ تا ۴۵۸)

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

مذکورہ بالا واقعہ سے ہمیں یہ سمجھ میں آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کا ایسا علاج فرمایا۔ کہ پھر کبھی اس کے بدن میں سرخ سرخ پھنسیاں نظر نہیں آئیں۔ اور ساتھ ہی ان کا جسم سے خوشبوؤں کی لپٹ پھوٹنے لگیں، معلوم ہوا کہ حضور سرور کائنات ﷺ ایسا سراپا شافی و رحمت ہیں، کہ جو جس علاج یا مقصد کے لئے آیا۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تشفی بخش علاج عطا فرما دیا۔ اور ساتھ ہی ایسا انعام سے نوازا کہ عتبہ بن فرقد کی بیویاں اپنے خاوند پر فخر کرتی ہوئیں نظر آتی ہیں۔

اسی لئے امام اہل سنت اعلی حضرت علیہ الرحمہ درد کی حالت میں حضور شافی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں رقمطراز ہیں۔

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

دہن مبارک کی برکت

امام طبرانی نے صمیرہ بنت مسعود سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی بہنوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت تناول فرما رہے تھے۔ سرکار ﷺ نے گوشت کو دانتوں میں کچھ دیر تک چبایا پھر اس کو نکال کر ان بہنوں کو تھوڑا تھوڑا دے دیا۔ جن بچیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چبایا ہوا گوشت کھایا مرتے دم تک کبھی بھی ان کے منھ سے بدبو نہیں آئی سیرت ضیاء النبی ﷺ بحوالہ (طبرانی شریف) جلد ۵ صفحہ ۴۵۳

سبحان اللہ! یہ حدیث پاک بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تبرک لعاب دہن کی اہمیت وافادیت کی طرف روشنی ڈالتی ہے، بھلا کیوں نہ ہو آپ کی ذات سراپا رحمت اور شفاء مرض بو ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن اقدس سے جو غذا صرف مس کر جاتی تو وہ لوگوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیتی، تو بھلا ہم لوگ کیوں نہ مانگے ان کا صدقہ اور کیوں نہ اس مقدس ذات پر صبح وشام درود وسلام کی ڈالیاں پیش کریں۔ اسی لئے تو عاشق صادق اعلی حضرت رقمطراز ہیں کہ۔

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کی ایک چھینٹ

طبرانی نے جرھد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں بائیں ہاتھ سے کھایا کرتا تھا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ، میں نے عرض کی میرا داہنا ہاتھ بیمار ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہاتھ پر پھونکا ایسا کہ آپ کے لب مبارک کے چھینٹے اس پر جا پڑے۔ چھینٹے پڑتے ہی وہ ہاتھ درست ہو گیا اور آخر دم تک ہاتھ درست رہا۔ اور اس ہاتھ میں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ جلد ۵ صفحہ ۴۶۰)

یہ واقعہ ایک نسخہ کیمیاء کی طرح ہے کیوں نہ ہو جب کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شافیِ امت ہیں۔ اور اپنی ہر امت و چاہنے والو کی فریادرسی فرماتے رہتے ہیں۔ اگر آج بھی کوئی کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکار کر دیکھے فوراً مدینے سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امداد پہنچے گی۔

اس حدیث پاک سے ایک سبق یہ بھی ملا کہ حضور کی لعاب کی صرف ایک چھینٹ باعث شفاو برکت ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ اے جرھد دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ جس سے پتہ چلا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا خلاف سنت اور ممنوع ہے۔

اسی لئے اعلی حضرت علیہ الرحمہ لب کشا ہوتے ہیں۔

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

لعاب دہن ایک چشمۂ حیات ورحمت

امام بیہقی اور ابن ماجہ نے ابونعیم اور امام احمد نے وائل بن حجر سے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ کسی نے پانی کا بھرا ہوا ڈول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پانی لیا۔ پھر منہ میں پانی بھر کر اس ڈول میں ڈال دیا۔ پھر ڈول کا پانی اس کنویں میں انڈیل دیا۔ تو ففاخ منہ مثل رائحۃ مسک پھر اس کنویں سے ہمیشہ کستوری کی خوشبو آیا کرتی تھی۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ بحوالہ ابن ماجہ شریف، جلد ۵ صفحہ ۴۵۳)

حیرت انگیز دم

شرجلیل الجعفی سے روایت ھیکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اورعرض کی کہ میرے ہاتھ میں گرہ پڑ گئی ہے، جس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے، جب میں تلوار کا قبضہ یا گھوڑے کی باگ پکڑتا ہوں تو یہ گرہ تکلیف دیتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

میرے ہاتھ پر پھونکا اور دست مبارک اس گرہ پر رکھ کر ہتھیلی سے اسے ملتے رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھایا تو اس گرہ کا نشان تک نہ تھا۔معجزات نبوی ﷺ بحوالہ (طبرانی شریف)صفحہ۱۳۲

طبرانی شریف کی اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ شرجلیل کا حاضر خدمت ہو کر اپنا حال زار سنانا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا دم فرمانا کہ صحابی رسول کے دست سے وہ تکلیف دور ہوگئی، یہاں تک کہ زخم کا نشان بھی باقی نہ رہا۔

ہے کوئی آج کہ اس پرفتن دور میں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسا طبیب لائے ۔اور اس مقدس ذات کی نظیر لائے۔ ہرگز نہیں لا سکتے۔تو آج ہی ہم سنیوں جیسا حضور سید الا طبا صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا ثبوت پیش کریں۔ اور بدعقیدگی سے توبہ کریں،اور دوسروں کو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی سے روکیں۔ ورنہ سختی کریں۔یہی وجہ ہے کہ امام اہل سنت کا قلم رسول ﷺ کے گستاخوں کے خلاف لکھتا ہے کہ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے۔۔۔۔۔ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دافع بلاء وشر ہیں

طبرانی اور بزاز نے اوسط میں اور ابونعیم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔آپ نے فرمایا۔ہم ایک روز غزوۂ ذات الرقاع کی طرف جارہے تھے،جب ہم حرۂ واقم پر پہنچے ،تو ایک بدوی عورت اپنے بچے کو لیئے ہوئے حاضر خدمت ہوئی ،عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! یہ میرا بیٹا ہے اس پر جن غالب ہو گیا ہے نظر کرم فرمائیں ،سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کا منہ کھولا اور اس میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور فرمایا۔

اِخسَأ عَدُوَّ اللّٰه ،اَنَا رَسُولُ اللّٰهِ۔دور ہو جا اللہ کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ جملہ تین بار فرمایا پھر اس بدوی عورت کو کہا اپنے بچے کو لے جاؤ کوئی جن اس کو تکلیف نہیں پہنچائے گا۔ جب ہم لوٹ کر آئے۔تو ہم نے اس عورت سے اس بچے کے بارے میں پوچھا۔تو اس نے بتایا۔جب سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ میں لعاب

دہن شریف ڈالا ہے پھر وہ جن کبھی لوٹ کر نہیں آیا۔ سیرت ضیاء النبی ﷺ بحوالہ (طبرانی شریف) جلد ۵ صفحہ ۴۵۹

اس واقعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ واقعی حضور رحمت عالم ﷺ دافع بلاء وشر ہیں کہ خلل آسیب کو بچہ سے صرف ایک قطرہ لعاب سے دفع فرما دیا ہے۔ اور اس دن کے بعد سے کبھی اس بچے پر آسیبی خلل نہ ہوا۔ اور سرکش جن کو حضور مختار کل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ باور کرادیا۔ کہ میں رسول خدا ﷺ ہوں اور تم اللہ کا دشمن۔ لٰہذا دور ہوجا۔ صرف فرمان عظمت سے جن بھاگتا ہوا نظر آیا، اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ مبعوث نہیں کرتا تو مصائب وآلام کے مارے لوگ کس کے دیار میں جاتے، اور کس کا منہ تکتے۔ اللہ کا فضل ہے ہم سب پر کہ جس نے ہمیں اپنا پیارا رسول ﷺ عطا کیا۔

جن و ملائک تیرے غلام   سب سے سوا ہے تیرا مقام
یٰسٓ و طٰہٰ تیرے ہی نام   خیرالبشر پر لاکھوں سلام

لعاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم چشمۂ حیات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، ایک مقام پر حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے رونے کی آواز سنی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے وجہ دریافت فرمائی، انہوں نے بتایا کہ پیاس سے رو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ندادی کہ کسی کے پاس پانی ہے؟ مگر کسی کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ایک صاحبزادے کو مجھے دے دو۔ انہوں نے پردے کے نیچے سے ایک صاجبرادے کو دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سینے سے چمٹا لیا۔ وہ رو رہے تھے اور کسی طرح خاموش نہیں ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک نکال دی۔ اور وہ اس کو چوسنے لگے اور خاموش ہوگئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوسرے صاجزادے کو لیا، ان کو بھی اسی طرح زبان مبارک دی، انہوں نے بھی چوسی اور خاموش ہوگئے۔ اور پھر دو

نوں حضرات کے رونے کی آواز نہیں سنی گئی۔ معجزات نبوی ﷺ بحوالہ (طبرانی شریف) صفحہ ۷۱

مذکورہ واقعۂ سفر مبارک سے یہ معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کا دریا ہیں، ایسے رحمت کا دریا کہ اپنے نواسے حسنین کریمین رضی اللہ کو زبان مبارک چوسنے کے لئے عطا فرما دیا تو وہ کبھی پیاس سے نہیں روئے، اور اپنی پیاری بیٹی کو مطمئن فرما دیے، اور نگاہ نبوت کربلا کے حال کو بھی ملاحظہ فرما رہی تھی، اس لئے اپنے نواسے کو ایسا جام پلایا کہ کربلا میں امام عالی مقام مع اہل و عیال تین دن تک مسلسل بھوکے پیاسے رہے پھر بھی بھوک و پیاس تک کا احساس نہیں ہوا۔

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لا جواب
نام ہوا مصطفے تم پہ کروڑوں درود

خالی کنواں ہمیشہ کے لئے لبالب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ ان سے کسی نے واقعۂ قبا دریافت کیا، تو انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہاں ایک کنواں تھا، اور ایک آدمی اس کنویں سے پانی کھینچ کر اپنے گدھے پر لے جاتا تھا، تو سارا پانی نکل جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے ایک ڈول پانی نکلوایا، اس سے وضو فرمائی، اور باقی پانی میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا، اور وہ پانی واپس کنویں میں ڈلوا دیا، اس کے بعد کنویں میں اس قدر پانی ہو گیا کہ وہ کبھی کم اور ختم نہ ہوا۔

معجزات نبوی ﷺ بحوالہ (بیہقی شریف) صفحہ ۷۲ تا ۷۳

اس حدیث پاک سے ہمیں یہ درس عبرت ملا کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس سراپا نور و رحمت و برکت ہے، کہ صرف اپنا لعاب مبارک پانی میں ڈال کر دنیا والو کو یہ پیغام دے دیا تم مجھے اپنی طرح نہ سمجھو، بلکہ میں اللہ کا محبوب اور اسکا رسول ﷺ ہوں۔ اللہ نے مجھے بہت ہی بلند و بالا بنایا ہے۔

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفٰے تم پہ کروڑوں درود

حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک کی حیرت ناک برکت

نضلہ بن عمرو الغفاری سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک برتن میں دودھ نکالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، اور بچا ہوا دودھ مجھے دے دیا۔ میں نے وہ دودھ پی لیا۔ اور پی کر سیراب ہو گیا۔ اور آپ ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سات بکریوں کا دودھ پیتا تھا، پھر بھی میرا پیٹ نہیں بھرتا تھا، لیکن آج میں تھوڑے سے دودھ میں سیراب ہو گیا۔

(معجزات نبوی ﷺ بحوالبیہقی شریف صفحہ: ۹۰)

مذکورہ حدیث کی روشنی میں یہ پتہ چلا۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات خیر البشر ہونے کے ساتھ بے شمار خیر و برکت کے بھی حامل ہیں۔ اور کیوں نہ ہو بھلا دیکھو تو صحابی رسول ﷺ اتنے دنوں سے شکم سیر ہو کر دودھ نہ پیتے تھے، حالانکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میں سات بکریوں کا دودھ پیتا تھا پھر بھی میرا پیٹ نہیں بھرتا تھا۔ لیکن قربان جائیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے کی برکت پر۔ حضور اکرم ﷺ کی ہی برکت کا نتیجہ ہے کہ ایک صحابی رسول ﷺ کو شکم سیر فرما دیا۔ اسی لئے اعلی حضرت فرماتے ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانے
خسرو اعرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ایک طبیب حاذق ہیں

بیہقی اور ابن اسحاق نے اپنے اپنے طرق سے خباب بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔ کہ میرے دادا خبیب کو کسی لڑائی کے دن سخت ضرب لگی، کہ انکا بازو کٹ کر نیچے لٹکنے لگا، با

رگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کٹا ہوا بازو پیش کیئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لعاب دہن ڈالا، اور دونوں حصّوں کو جوڑ دیا۔ وہ ایسا مل گیا گویا کہ وہ کٹا ہی نہ تھا۔، وہ فرماتے ہیں کہ مصطفوی ہسپتال میں آپریشن کرانے کی دیر تھی کہ اسی وقت میرا بازو درست ہو گیا۔ اور اس کٹے ہوے بازو سے میں نے اپنے دشمن پر حملہ کیا۔ اور اسے موت کی گھاٹ اتار دیا۔ (سیرت ضیاء النبی ﷺ بحوالہ بیہقی شریف صفحہ: ۴۵۸)

اس واقعہ سے ایک سبق یہ بھی ملا کہ ہم چاہے جیسے بھی سخت مصیبت میں رہیں۔ اللہ کے محبوب دانائے غیوب طبیب الاطبا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مصیبت کا حل ضرور فرما دیں گے۔ اگر عشق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شمع فیروزاں اسکے دل میں ہو، دنیا کی کوئی دوا اتنی کارگر ثابت ہو ہی نہیں سکتی۔ جتنا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کی ایک دو چھینٹیں کارگر ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ لوگوں کو واقعہ سے بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا۔

اسی لئے حضور اعلیٰ حضرت ہم سنیوں کو ایک شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جان مسیحا ہو نے پر اشارہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

جس کے تلوؤں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

پیاسوں کو شکم سیر کر دینا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سعد سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم چار سو آدمی سفر کر رہے تھے۔ ہم سب ایک ایسے مقام پر اترے جہاں پانی نہ تھا لوگ گھبرا گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی ،تو اچانک ایک چھوٹی سی سینگوں والی بکری آپ کے سامنے دودھ دوہانے کے لئے آکر کھڑی ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دودھ دوھ کر خود بھی سیر ہو کر کے پیا، اور ہم کو بھی خوب سیر ہو کر کے پلایا۔ اس کے بعد آپ نے رافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس بکری کو رات بھر روک رکھو، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تم اسے نہ روک سکو گے۔ چنانچہ رافع رضی اللہ عنہ نے بکری کو با

ندھ کرسو گئیے۔آنکھ کھلی تو بکری غائب تھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر ہوئی ،تو آپ ﷺ نے فرمایا جوخدا اسے لایا تھا وہی اسے لے گیا۔

(معجزات نبوی ﷺ بحوالہ بیہقی شریف صفحہ:۱۱۴)

مذکورہ حدیث پاک سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر کثیر سے نوازا گیا جس کے سبب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھوکے کو کھانا کھلاتے پیاسوں کو پانی پلاتے اور لاعلاج کو شفا دیتے غرض کہ بے شمار خیر و برکت سے نوازتے رہتے ہیں۔ اور لب مبارک سے مس ہونے کی برکت سے صرف ایک بکری کے دودھ سے کئی صحابہ کرام شکم سیر ہوئے۔اور حضور اکرم ﷺ کے کمالات و معجزات کا جولوگ انکار کرتے ہیں۔اور نقص و کمی نکالنے کی احمقانہ کوشش کرتے ہیں۔حقیقت میں وہ لوگ مومن نہیں۔صحیح معنوں میں مومن وہ ہے جو اللہ عزّ وجلّ ورسول ﷺ کی تعظیم بجالائے۔اور اللہ عزّ وجلّ ورسول ﷺ کی محبت کو تمام لوگوں پر ترجیح دے۔اسی لئے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

زبان اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ اپنے آقا سے کہو کہ وہ تمہیں آزاد کردے۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اپنے آقا سے بہت منت وسماجت کی کہ انہیں آزاد کردے،لیکن اس نے آزادی کی شرط یہ رکھی کہ وہ تین ہزار کھجوروں کے پودے اس طرح لگائیں کہ ایک بھی پودا ضائع نہ ہو۔ اور چالیس اوقیہ چاندی یا چار ہزار درہم نقد ادا کریں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ وہ اپنے بھائی کی آزادی میں انکی مدد کریں۔ ہر صحابی نے اپنے مقدور کے مطابق مدد کی۔حتی کہ تین ہزار کھجوروں کے درخت جمع کردیئے گئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لگانے لگو تو مجھے بُلا لینا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پودے اپنے دست اقدس سے لگائے۔حضرت

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔قسم ہے اس خدائے لم یزلکی جس کے قبضۂ و قدرت میں میری جان ہے، کہ ان پودوں میں سے ایک بھی پودا ضائع نہیں ہوا۔اس کے بعد ایک صحابی حا ضر ہوئے۔جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مرغی کے انڈے کے برابر وزن کا سونا پیش کیا۔اور بتایا کہ یہ کان سے ملا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔اور فرمایا یہ لے جاؤ۔اور اپنی قیمت ادا کرآؤ۔سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی!یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے قیمت پوری نہیں ہو سکے گی۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے پر اپنی زبان مبارک پھیرا۔اور فرمایا!لے جاؤ پوری ہو جائیگی۔سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔جب وزن کیا گیا تو اس کی قیمت چار ہزار درہم سے ذرہ بھر بھی کم وبیش نہ ہوئی۔

(معجزات نبوی ﷺ بحوالہ،شواہد النبوۃ صفحہ:۱۱۲تا۱۱۳)

مذکورہ حدیث پاک سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراپا معجزہ ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو آزاد کرا کر مکمل اعجاز بخشا۔اور زبان اقدس سے صرف ایک سونے کے ڈھیلے پر مس فرمایا تو کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوئی۔اور حضرت سلمان فا رسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنکھوں دیکھا حال عاشقان رسول ﷺ کی محبت وعقیدت میں چار چاند لگاتا ہوا نظر آرہا ہے۔اسی لئے اعلی حضرت ارشاد فرماتے ہیں

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

ایک خشک درخت کی جڑ کا سرسبز وشاداب ہونا

زمخشری نے کتاب ''ربیع الابرار'' میں ام معبد کی خالہ زاد بہن ہندہ سے روایت کی ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خیمہ میں آرام فرمایا تھا۔جب بیدار ہوئے تو پانی ما نگا اور ہاتھ دھوئے ،اور کلی فرمائی۔اور کلی فرما کر پانی خیمہ کے پاس ہی ایک خشک درخت کی جڑ پر پھینک دیا،صبح ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک سرسبز وشاداب وتناور درخت نکلا ہوا ہے

۔اور پھل سے لدا ہوا ہے، جس سے خوشبو آ رہی ہے ۔اس کا پھل شہد سے بھی زیادہ میٹھا تھا۔ جسے اگر بھوکا کھاتا تو سیر ہو جاتا۔ اگر پیاسا کھاتا تو تشنگی دور ہو جاتی، اگر بیمار کھاتا تو شفایاب ہو جاتا، جو بھیڑ اور بکری اس کے پتے کھاتی تو پُر شیر (دودھ والی) ہو جاتی ۔ہم نے اس درخت کا نام ''مبارکہ'' رکھا تھا۔لوگ دور دور سے ہمارے پاس بیماروں کو لیکر آتے ۔ جو اس کا پھل کھاتا شفایاب ہو جاتا۔ایک دن ہم نے دیکھا کہ اس کے پتے خزاں دیدہ ہو کر زمین پر آ گرے ہیں ۔ہمیں بہت دکھ ہوا۔ ناگاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کی خبر ملی ۔اس واقعہ کے تیس سال بعد ہم نے دیکھا کہ اس کے تنے سے ٹہنیوں تک کانٹے ہی کانٹے ہیں اور پھل جھڑ گئے ہیں ۔اسی دن ہمیں سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی ۔اس کے بعد پھر کبھی اس میں پھل نہیں لگا۔تاہم اس کے پتوں سے نفع اندوز ہوتے رہے ۔ایک دن ہم اٹھے تو اس کے تنے سے خون بہہ رہا تھا۔اس کے پتے مرجھا گئے تھے ۔ہم بہت محزون و مغموم ہو گئے ۔ ناگاہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی ۔اس کے بعد وہ ردخت سوکھ گیا۔اور گر گیا۔علامہ زمخشری نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔

(معجزات نبوی ﷺ بحوالہ شواہد النبوۃ صفحہ:۱۱۱ تا ۱۱۲)

مذکورہ حدیث پاک سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسالہ مبارک وکلی مبارک سے ایسا فیضان عظیم جاری ہوا۔کہ لوگوں کے لئے ہر بیماری وتکلیف میں باعث رحمت وبرکت وشفا کا مخزن ومنبع بنا رہا۔ اور ساتھ ہی عبرت ونصیحت بھی حاصل ہوئی کہ وہ درخت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد بھی الگ الگ علامتوں کے ساتھ ام معبد کی بہن کو غیب کی خبروں سے آگاہ کراتا رہا، اور کیوں نہ ہو جبکہ اس خشک درخت پر کلی مبارک پڑی تو سرسبز وشاداب ہو گیا۔اور اس کا پھل شہد سے زیادہ میٹھا ہو گیا، اور اس کے مبارک پتے اگر بھیڑ بکری کھاتے تو دودھ سے تھن لبریز ہو جاتے ۔یہی نہیں ہر ایک مصلحت کے مطابق ایک اہم سانحہ سے واقف کرائی ۔اسی وجہ سے انھوں نے اس کا نام،، مبارکہ،، رکھ دیا تھا اور کیوں نہ ہو۔ وہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے مبارک لعاب دہن کا صدقہ ہے اسی لئے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمہ عرض گزار ہیں۔

جس کے پانی سے شاداب ہے جان و جناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

اور فرماتے ہیں۔

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانوروں کے لئے رحمت

رفاعث بن رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے بھائی خلاد بن رافع کے ساتھ جنگ بدر میں ایک اونٹ پر سوار تھا۔ جب ہم میدان بدر میں پہنچے۔ تو ہمارا اونٹ بیمار ہو گیا۔ میرے بھائی نے منت مانی کہ اے خدا! اگر اس جنگ میں فتح ہوئی۔ تو مدینہ پہنچ کر اس اونٹ کو قربان کرونگا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے۔ اور ہمیں دیکھ کر رک گئے۔ پانی منگوا کر وضو فرمایا، اور کلی فرمائی۔ اور فرمایا اونٹ کا منھ کھولو، ہم نے اس کا منھ کھولا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے منھ میں وضو کا پانی انڈیل دیا۔ پھر اس کے سر "گردن" کوہان" اور دُم پر چھینٹے مارے۔ اور ہمیں سوار ہونے کو کہا۔ تو وہ اونٹ بلکل صحیح ہو گیا۔ اور ہمیں اٹھا کر دوڑنے لگا۔ جونہی ہم بدر سے لوٹے تو میرے بھائی نے اونٹ کو ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کر دیا۔ (معجزات نبوی ﷺ بحوالہ شواہد النبوۃ صفحہ: ۱۱۸ تا ۱۱۹)

مذکورہ حدیث پاک سے ہم امتیوں کو یہ بھی سبق ملا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح انسانوں کے لئے رحمت ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جانوروں کے لئے بھی رحمت ہیں۔ اور کیوں نہ ہو، جبکہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: وما ارسلنک الا رحمۃ للعٰلمین۔ اے حبیب ہم نے تمہیں تمام جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اب ظاہری بات ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہی رحمت ہیں تو انکے وضو اور کلی مبارک کا پانی ضرور بالضرور باعث خیر و برکت اور

فیض رحمت ہوگا۔اسی لئے اعلی حضرت علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں۔

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

خوشبودار کنواں

کچھ لوگ ایک کنوئیں سے ایک ڈول پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈول کے پانی سے کچھ پی لیا۔اور تھوڑا سا لعاب دہن مبارک اس میں ڈال دیا۔پھر اس ڈول کو اس کنوئیں میں ڈال دیا تو اس سے خوشبو آنے لگی۔

(معجزات نبوی ﷺ بحوالہ شواہد النبوۃ صفحہ:۷۴)

ان کی مہکنے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

مذکورہ حدیث پاک نے یہ بات واضح کردی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لعاب دہن جس چیز پر پڑ جاتے۔اس کی حالت و کیفیت پلٹ جاتی۔اگر لعاب دہن کھاری کنواں میں ڈالا،تو پانی میٹھا ہو گیا۔اگر بدبودار کنویں میں ڈالا۔تو اس کنویں کا پانی خوشبودار ہو گیا۔اگر کسی کنویں میں وبا ہے تو لعاب اقدس ﷺ ڈالنے سے اس کا پانی شفا ہی شفا ہو گیا۔

لعاب دہن لگانے سے لٹکا ہوا ہاتھ درست ہو گیا

حبیب بن یساق سے روایت ہیکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا میرے شانے پر تلوار کی ایسی ضرب لگی کہ میرا ہاتھ لٹکنے لگا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس زخم پر اپنا لعاب دہن مبارک لگایا،اس سے میرا زخم بھر گیا اور میں اچھا ہو گیا،اور جس شخص نے مجھے تلوار ماری تھی میں نے ہی اسے قتل کیا۔

(معجزات نبوی ﷺ بحوالہ بیہقی شریف صفحہ:۱۳۳)

آپ ﷺ کا مستعمل پانی نہر میں ڈالنے سے اضافے کا باعث بنا

غزوہ تبوک کے سفر میں رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی (بایں طور کہ مغرب کو اخیر وقت میں اور عشاء کو اول وقت میں ادا کیا) اور پھر فرمایا تم لوگ نہر تبوک کے کنارے پر پہنچو گے، لیکن جب تک میں نہ پہنچو کوئی شخص پانی کو ہاتھ نہ لگائے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ پہنچے تو نہر میں پانی بہت تھوڑا تھا، اور محض ایک نالی معلوم ہوتی تھی، حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اس سے پانی کھینچو، صحابہ رضی اللہ عنہ نے حکم کی تعمیل کی، اور پانی ایک گڑھے میں جمع ہو گیا، حضور ﷺ اس میں ہاتھ منہ دھوئے، اور فرمایا کہ اب یہ پانی نہر میں ڈال دو۔ جونہی وہ پانی نہر میں ڈالا گیا، تو نہر پانی سے ابل گئی۔

(معجزات نبوی بحوالہ صحیح مسلم شریف صفحہ: ۷۵)

آپ صلی اللہ کی کلی وانگلی مبارک سے پانی میں برکت

ابوعمرۃ الانصاری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی جنگ میں شریک تھے، لوگوں کو بھوک لگی، آپ ﷺ نے کوزہ طلب کیا، اور اس کو اپنے سامنے رکھ لیا، پھر آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا، اور اسے کوزے میں ڈال دیا، پھر آپ ﷺ نے کلی فرما کر اس کوزے میں ڈال دی، اور آپ ﷺ نے کچھ پڑھا، جسکا ہمیں علم نہیں، پھر اپنی چھنگلیا پانی میں ڈالی، اور آپ ﷺ کے انگشت مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا، لوگوں نے پانی پیا اور پلایا، اور اپنی مشکیں اور چھاگلیں بھر لیں، آپ ﷺ نے تبسم فرمایا، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ** کے کلموں کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (معجزات نبوی ﷺ صفحہ ٦٤)

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

☆☆☆

فروغ اہلسنّت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

۱) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

۲) طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳) مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴) طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

۵) ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

۶) حمایت مذہب و رد بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔

۷) تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیئے جائیں۔

۸) شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹) جو ہم میں قابل کام موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰) آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

★ حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: جلد ۱۲، ص ۱۳۳)

۷۸۶/۹۲

مکرمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سلام مسنون

بفضل رب قدیر، بطفیل نبی کریم، بکرم اولیاء مقربین، بنگاہ اساتذۂ ذوی التکریم۔ سحاب علم نے میرے کشت ویراں کو مرغزار بنایا۔ ضیائے علم سے ظلمت قلب کافور ہوئیں، شاخ تمنا پر کلیاں شگفتہ ہوئیں گل قدس کی عطر بیز خوشبوؤں سے مسام جاں مشکبار ہوئیں جہد مسلسل و سعی پیہم نے سفینۂ حیات کو ساحل فیروزمندی سے ہمکنار کیا اور وہ ساعت ہمایوں قریب تر ہوئیں یعنی ۲ر شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۹ر اپریل ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ بموقع عرس نقیب الاولیاء کی نورانی شب میں ملک وملت کے مشاہیر علمائے کرام ومشائخ عظام کے دستہائے مبارکہ سے میرے ولد سعید عزیزم ''مولانا محمد علاء الدین مصطفائی حفظہ القادر المبین''

2017

کے سر پر علم وفضل کا تاج زریں رکھا جائے گا۔

لہٰذا! آپ اس بزم محبت میں تشریف لاکر ہماری مسرتوں کو دوبالا کریں۔

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سیف اللہ علیمی صاحب قبلہ کمرہٹی

زیر عاطفت: حضرت مفتی محمد مختار عالم رضوی صاحب قبلہ کمرہٹی

زیر حمایت: حضرت مولانا عمر کمال کیفی صاحب قبلہ کمرہٹی

زیر صدارت: حضرت مولانا محمد جنید نظامی صاحب قبلہ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

زیر قیادت: حضرت مولانا محمد شاد احمد سمنانی صاحب قبلہ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

زیر عنایت: حضرت مفتی محمد رفیق الاسلام صاحب قبلہ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

زیر شفقت: حضرت مفتی اکبر علی قادری صاحب قبلہ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب قبلہ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

حضرت مولانا محمد راشد علوی صاحب قبلہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

حضرت حافظ وقاری صفی اللہ رضوی صاحب قبلہ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

حضرت مولانا محمد کفیل خان صاحب قبلہ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

حضرت حافظ صغیر صاحب قبلہ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

حافظ محمد طیب حسین | شرف الدین | شمس الدین | صلاح الدین | جملہ احباء واقربا

الداعی: محمد سلطان، بمقام کمرہٹی، کولکاتا۔۵۸، مغربی بنگال، الہند

Mobile No.: 9088359590

مادر علمی: دارالعلوم رضائے مصطفی مٹیابرج، کولکاتا

Printed by

RAZA ACADEMY KOLKATA 25. Colootola Street, Kolkata - 73 Mob. No.: 9748792456, 9681746810